الفضل

ہفت روزہ
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۷ جمعۃ المبارک ۳۰؍جون ۲۰۰۰ء شمارہ ۲۶
۲۷؍ربیع الاول ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۳۰؍احسان ۱۳۷۹ ہجری شمسی

قرض سے نجات کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ"

اے اللہ! میں قرض کے غلبہ اور دشمن کے غلبہ اور شماتتِ اعداء سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(سنن نسائی، کتاب الاستعاذۃ)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

نفس کی ناپاکی سے بچنے والا انسان کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ دنیا میں ذلیل ہو

ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہیے

ان دونوں قسم کے حقوق میں بڑا حق خدا تعالیٰ کا ہے مگر اس کی مخلوق کے ساتھ معاملہ کرنا یہ بطور آئینہ کے ہے۔ جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا

"یاد رکھو کہ خدا کا یہ ہرگز منشاء نہیں کہ تم دنیا کو بالکل ترک کر دو بلکہ اس کا جو منشاء ہے وہ یہ ہے کہ قَدْاَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۔ تجارت کرو، زراعت کرو، ملازمت کرو اور حرفت کرو، جو چاہو کرو مگر نفس کو خدا کی نافرمانی سے روکتے رہو اور ایسا تزکیہ کرو کہ یہ امور تمہیں خدا سے غافل نہ کر دیں۔ پھر جو تمہاری دنیا ہے یہی دین کے حکم میں آجاوے گی"۔(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۴۹، ۵۰۔ مورخہ ۳۰، ۲۶؍اگست ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

"جو شخص خدا کو خوش کرنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کی دنیا ٹھیک ہو جاوے۔ خود پاک دل ہو جاوے، نیک بن جاوے اور اس کی تمام مشکلات حل اور دکھ دور ہو جاویں اور اس کو ہر طرح کی کامیابی اور فتح و نصرت عطا ہو تو اس کے واسطے اللہ تعالیٰ نے ایک اصول بتایا ہے اور وہ یہ ہے کہ قَدْاَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا کامیاب ہو گیا، بامراد ہو گیا وہ شخص جس نے اپنے نفس کو پاک کر لیا۔ تزکیۂ نفس میں ہی تمام برکات اور فیوض اور کامیابیوں کا راز پنہاں ہے۔ فلاح صرف امور دینی ہی میں نہیں بلکہ دنیا و دین میں کامیابی ہو گی۔ نفس کی ناپاکی سے بچنے والا انسان کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ دنیا میں ذلیل ہو"۔

(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۴۱ مورخہ ۱۴؍جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

"نجات پا گیا وہ شخص جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کر لیا اور خائب و خاسر ہو گیا وہ شخص جو اس سے محروم رہا۔ اس لئے اب تم لوگوں کو سمجھنا چاہئے کہ تزکیۂ نفس کس کو کہا جاتا ہے۔ سو یاد رکھو کہ ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے اور جیسے زبان سے خدا تعالیٰ کو اس کی ذات اور صفات میں وحدہٗ لَاشَرِيْكَ سمجھتا ہے ایسے ہی عملی طور پر اس کو دکھانا چاہئے اور اس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور ملائمت سے پیش آنا چاہئے اور اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے اور دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہو جانا چاہئے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ یہ معاملہ تو ابھی دور ہے کہ تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے از خود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ۔ ابھی تو تم مخلوق کے حقوق کو بھی کماحقہ ادا نہیں کرتے۔ بہت سے ایسے ہیں جو آپس میں فساد اور دشمنی رکھتے ہیں اور اپنے سے کمزور اور غریب شخصوں کو نظر حقارت سے دیکھتے ہیں اور بدسلوکی سے پیش آتے ہیں اور ایک دوسرے کی غیبتیں کرتے اور اپنے دلوں میں بغض اور کینہ رکھتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم آپس میں ایک وجود کی طرح بن جاؤ اور جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے اس وقت کہہ سکیں گے کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا کیونکہ جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہو تا اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہو سکتا۔ گو ان دونوں قسم کے حقوق میں بڑا حق خدا تعالیٰ کا ہے مگر اس کی مخلوق کے ساتھ معاملہ کرنا یہ بطور آئینہ کے ہے۔ جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا"۔(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲، ۳؍جنوری ۱۹۰۸ء)

ہر ایک بیت العلم کی کنجی دعا ہی ہے اور کوئی علم اور معرفت کا دقیقہ نہیں جو بغیر اس کے ظہور میں آیا ہو۔ دعاؤں والا آخر کامیاب ہو جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مختلف مواقع پر کی جانے والی دعاؤں کا دلنشیں تذکرہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۶؍جون ۲۰۰۰ء)

لندن (۱۶؍جون ۲۰۰۰ء) : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الاعراف کی آیات ۵۶، ۵۷ کی تلاوت کی اور ان کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد دعاؤں سے متعلق پہلے سے جاری مضمون کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بعض ادعیہ کا ذکر فرمایا۔ آج سب سے پہلے حضور انور نے دعائے قنوت کی ایک روایت پڑھ کر سنائی اور پھر رکوع کے وقت کی آنحضرتؐ کی ایک دعا بتائی کہ جب آپ رکوع کرتے تو عرض کرتے: اے میرے اللہ! تیرے لئے میں جھکا ہوں اور تیرے لئے میں مسلمان ہوا ہوں اور تجھ پر میں ایمان لاتا ہوں۔ تیرے لئے ہی میرے کان اور میری آنکھیں اور میری ہڈیاں اور میری مخ اور میرے اعصاب ڈرتے ہوئے جھک گئے ہیں۔

حضور نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے یا کسی شخص سے کوئی حاجت ہو تو وہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

ہر گام پہ ہمراہ رہے نُصرتِ باری
ہر لمحہ وہر آن۔ خدا حافظ و ناصر

سیدنا وامامنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۹/جون بروز سوموار سوا تین بجے سہ پہر انگلستان سے انڈونیشیا کے سفر پر روانہ ہوئے اور خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ۲۰/جون کو بخیر وعافیت انڈونیشیا کی سرزمین پر قدم رنجہ فرمایا۔ خلفائے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی خلیفہ کا انڈونیشیا کا یہ پہلا دورہ ہے۔ انڈونیشیا کی جماعت اپنے اخلاص، ایثار، فدائیت، خلافت سے والہانہ محبت اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جان، مال، وقت اور عزت کی قربانیاں پیش کرنے کے لحاظ سے اپنا ایک خاص مقام رکھتی ہے۔ مختلف ممالک سے مرکز میں آکر دینی تعلیم حاصل کرنے والوں میں انڈونیشیا دیگر تمام ممالک پر ایک سبقت رکھتا ہے اور ایک بڑی تعداد ایسے واقفین زندگی کی انڈونیشیا سے تعلق رکھتی ہے جنہوں نے قادیان اور پھر ربوہ میں لمبا عرصہ قیام کر کے علوم دینیہ کی تحصیل کی اور پھر نہ صرف انڈونیشیا میں بلکہ مختلف ممالک میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی اشاعت کے لئے خدمت دین کی توفیق پائی اور مسلسل پاتے چلے جارہے ہیں۔

ایک لمبے عرصے سے جماعت کی خواہش تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح ان کے ملک میں بنفس نفیس تشریف لاکر اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس خطۂ ارض کو برکت بخشیں۔ لیکن جب بھی کوشش کی جاتی مختلف موانع درپیش آجاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لئے ایک وقت مقرر فرما رکھا ہے اور جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرمائے تو پھر تمام روکیں دور ہونے لگتی ہیں اور غیب سے راستے ہموار ہونے لگتے ہیں۔ چنانچہ جماعت انڈونیشیا کے لمبے صبر، حوصلہ، قربانی اور دعاؤں کے بعد آج وہ وقت آیا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنفس نفیس ان میں موجود ہیں۔ اور احباب جماعت انڈونیشیا کے دل اپنے مولا کے اس فضل واحسان پر بے پناہ خوشی ومسرت اور جذبات تشکر سے معمور ہیں اور بلاشبہ ان پر ذیل کے اشعار کا مضمون خوب چسپاں ہو رہا ہے۔

آج ہر ذرّہ سرطور نظر آتا ہے — جس طرف دیکھو وہی نور نظر آتا ہے
کس کے محبوب کی آمد ہے کہ ہر خورد وکلاں — نشۂ عشق میں مخمور نظر آتا ہے
شکر کرنے کی بھی طاقت نہیں پاتا جس دم — کیا ہی نادم دل مجبور نظر آتا ہے
آج ہر ایک ہے مشتاق لقائے شہِ دیں — گھر میں بیٹھا کوئی رہ جائے یہ ممکن ہی نہیں
ایک پر ایک گرا پڑتا ہے اللہ رے شوق — خوف ہے اوروں سے پیچھے نہ میں رہ جاؤں کہیں
گلشنِ حضرتِ احمد میں چلی بادبہار — ابرِ رحمت سے برسنے لگے پیہم انوار
بچے ہنستے ہیں خوشی سے تو بڑے ہیں دلشاد — جذبۂ شوق کے ظاہر ہیں جبیں پر آثار
تازگی آگئی چہروں پہ کھلے جاتے ہیں — دل کی حالت کا زباں کرہی نہیں سکتی اظہار
مژدۂ وصل لئے صبح مسرت آئی — فضل مولا سے ہوئی دور اداسی یک بار

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا یہ دورۂ انڈونیشیا اپنے اندر کئی اعجازی پہلو لئے ہوئے ہے۔ بہت سی روکیں تھیں جو خدا تعالیٰ نے اپنے امر سے اس طرح دور فرمادیں کہ گویا وہ اب بالکل معدوم ہو کر رہ گئی ہیں۔ خلافتِ رابعہ کے اس مبارک دور میں ہم نے قدم قدم پر ایسے معجزانہ انقلابات کا مشاہدہ کیا ہے۔ ۱۹۸۹ء میں جب برلن کی دیوار منہدم ہوئی تو حضور ایدہ اللہ کے ایک الہام 'Friday the 10th' کے ساتھ اس کا حیرت انگیز تعلق اور اس کے بعد سابقہ سوویت یونین کی ریاستوں میں ظاہر ہونے والی تبدیلیاں اور پھر ان میں احمدیت کا نفوذ، یہ کوئی معمولی واقعات نہیں۔ اسی طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ۱۹۹۱ء میں قادیان دارالامان میں ورود مسعود اور صد سالہ جلسہ میں شمولیت بھی ایسے ہی عظیم الشان اعجازی واقعات میں سے ہیں جن کے اندر اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے لاتعداد نشانات پنہاں ہیں۔ دنیا کے دیگر کئی ممالک میں بھی جس طرح آسمان سے فرشتے اتر کر احمدیت کے خلاف کھڑی کی گئی روکوں کو منہدم کر رہے ہیں اور سعید روحوں کو قبول احمدیت کے لئے مستعد کر رہے ہیں ان کا ذکر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اپنی جلسہ سالانہ کی تقاریر میں فرماتے رہتے ہیں۔ انڈونیشیا کا یہ دورہ بھی اس صدی کے ایسے ہی عظیم الشان اور دوررس واقعات میں سے ایک ہے۔ ایسے تمام واقعات اور انقلابات اس امر کا ثبوت ہیں کہ خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ خدا تعالیٰ سے مؤید ومنصور ہے۔ آسمان پر ایک تغیر ہو رہا ہے اور اسلام واحمدیت کے عالمگیر غلبہ کے دن نزدیک سے نزدیک تر آرہے ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی محبت میں فنا ہو کر شدت اتصال کی وجہ سے خدائے عزوجل کے رنگ سے ظلّی طور پر رنگین ہو جاتا ہے اور تجلیات الٰہیہ اس پر دائمی طور پر قبضہ کر لیتے ہیں تو خدائے تعالیٰ کبھی ایسا بھی کرتا ہے کہ:-

"جیساکہ وہ خود مبارک ہے ایسا ہی اس کے اقوال وافعال وحرکات وسکنات اور خوراک وپوشاک اور مکان اور زمان اور اس کے جمیع لوازم میں برکت رکھ دیتا ہے۔ تب ہر یک چیز جو اس سے مس کرتی ہے بغیر اس کے جو نیہ دعا کرے برکت پاتی ہے۔ اس کے مکان میں برکت ہوتی ہے۔ اس کے دروازوں کے آستانے برکت سے بھرے ہوتے ہیں۔ اس کے گھر کے دروازوں میں برکت برستی ہے جو ہر دم اس کو مشاہدہ ہوتی ہے اور اس کی خوشبو اس کو آتی ہے۔ جب یہ سفر کرے تو خدا تعالیٰ مع اپنی تمام برکتوں کے اس کے ساتھ ہوتا ہے اور جب یہ گھر میں آوے تو ایک دریا نور کا ساتھ لاتا ہے"۔(آئینہ کمالات اسلام)۔

اور ایک اور جگہ ایسے فانی فی اللہ اور محبّ صادق کے ساتھ خدا تعالیٰ کے خاص سلوک کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

"زمین اور آسمان سے اس کے لئے نشان ظاہر کرتا ہے اور اس کے دوستوں کا دوست اور اس کے دشمنوں کا دشمن بن جاتا ہے۔ اور اگر پچاس کروڑ انسان بھی اس کی مخالفت پر کھڑا ہو تو ان کو ایسا ذلیل اور بے دست وپا کر دیتا ہے جیساکہ ایک مرا ہوا کیڑا۔ اور محض ایک شخص کی خاطر کے لئے ایک دنیا کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اور اپنی زمین وآسمان کو اس کے خادم بنا دیتا ہے۔ اور اس کے کلام میں برکت ڈال دیتا ہے۔ اور اس کے تمام درودیوار پر نور کی بارش کرتا ہے اور اس کی پوشاک اور اس کی خوراک میں اور اس مٹی میں بھی جس پر اس کا قدم پڑتا ہے ایک برکت رکھ دیتا ہے۔ اور اس کو نامراد ہلاک نہیں کرتا...... ہر میدان میں اس کو فتح دیتا ہے اور اپنی قضاوقدر کے پوشیدہ راز اس کو بتلاتا ہے"۔(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

ہم نے ان تمام برکات کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے مقدس خلفاء کے وجودوں میں بارہا مشاہدہ کیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اب بھی ایسا ہوگا اور برکات کا یہ سلسلہ مسلسل بڑھتا اور پھیلتا چلا جائے گا۔

ہماری دعا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا انڈونیشیا کا یہ للّٰہی سفر بے حد مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ سفر وحضر میں آپ کا حامی وناصر ہو، روح القدس کی تائیدات ہمیشہ آپ کے شامل حال رہیں اور آپ کی دعائیں رحمت الٰہی کے موسلادھار برسنے والے بادلوں کی صورت میں اس علاقہ کے تشنہ دلوں کو اس طرح سیراب کر دیں کہ ان سے محبت الٰہی کی سرسبز اور لہراتی ہوئی شاخیں جوش مار کر نکلیں اور یہ خطۂ ارض جلد از جلد اسلام واحمدیت کے ایسے دلکش، معطر اور سدابہار گلزار میں تبدیل ہو جائے جس پر پھر کبھی خزاں کا دور نہ آئے۔ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنا وَکُنْ مَعَہٗ حَیْثُما کَانَ وَاَیِّدْہٗ بِرُوْحِ القُدُسِ ۔(آمین)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

حمد وثنا اور درود شریف کے بعد یہ دعا کرے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار اور عزت والا ہے۔ پاک ہے اللہ جو عظیم الشان عرش کا رب ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کو جذب کرنے والی باتوں اور تیری بخشش کے پختہ اسباب کے حصول کی دعا کرتا ہوں اور ہر نیکی کو غنیمت جان کر کرنے اور ہر گناہ سے سلامتی کی توفیق کا طلبگار ہوں۔ تو میرے سارے گناہ اس طرح بخش دے کہ ایک بھی باقی نہ رہنے دے۔ اور نہ کوئی میرا غم باقی رہنے دے مگر خود تو اسے دور فرما۔ اور نہ کوئی میری ایسی ضرورت باقی ہو جو تیری رضا کے مطابق ہو مگر تو خود اسے پورا فرما۔ اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

حضور ایدہ اللہ نے بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت اور اس سے باہر نکلتے وقت کی دعاؤں کا بھی ذکر فرمایا۔ اسی طرح نیا لباس زیب تن کرنے اور شادی کے موقعہ پر مبارکباد دینے اور ملازم رکھنے، بیوی کے پاس جانے، کسی غزوہ پر جاتے وقت کی دعاؤں کا تذکرہ بھی فرمایا۔ اور آخر پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات پڑھ کر سنائے۔ آپ نے فرمایا کہ ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب وغریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح آپ کا ارشاد ہے کہ دعاؤں والا آخر کامیاب ہو جاتا ہے۔

حضور علیہ السلام نے دعا کی حقیقت اور فلاسفی سے متعلق جو زریں ارشادات فرمائے ہیں ان میں سے بھی بعض آج کے خطبہ میں حضور ایدہ اللہ نے پڑھ کر سنائے۔ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ دعا کے ذریعہ سے دنیا کی کل حکمتیں ظاہر ہوئی ہیں اور ہر ایک بیت العلم کی کنجی دعا ہی ہے اور کوئی علم اور معرفت کا دقیقہ نہیں جو بغیر اس کے ظہور میں آیا ہو۔

رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِین صلی اللہ علیہ وسلم

رقم فرمودہ: حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(دوسری قسط)

انسانیت کے لئے رحمت

جب میں نے تمام مخلوقات میں سے انسان کی عبادتوں کو دیکھا اور اس کی غلطیوں کے ساتھ اس کی توبہ پر نظر کی اور اس کی ناکامیوں کے ساتھ اس کی متواتر جدوجہد کا معائنہ کیا تو میرا دل خوشی سے اچھل پڑا اور میں نے کہا اس خوبصورت دنیا میں ایسی اچھی مخلوق کیسی بھلی معلوم دیتی ہے۔ کس طرح دل کھینچتی ہے۔ مگر جب میں اس سرور سے متکیف ہو رہا تھا یکدم میری نگاہ چند لوگوں پر پڑی جنہوں نے سیاہ جبے پہن رکھے تھے جن میں بڑی بڑی داڑھیاں اور موٹی موٹی تسبیحیں اور سنجیدہ شکلیں انہیں مذہبی علماء ثابت کر رہی تھیں۔ ان کے گرد ایک جمگھٹا تھا۔ کثرت سے لوگ ان کی باتوں کو سنتے اور ان سے متاثر ہوتے تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ دنیا کے اکثر لوگ ان کی توجہ کا شکار ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ ان کے چہروں سے علم کے آثار ظاہر تھے اور ان کی باتوں سے درد اور محبت کی بو آتی تھی۔ انہوں نے لوگوں کو مخاطب کیا اور کہا کہ اے بدبخت انسانو! تم کیوں خوش ہو؟ آخر کس امید پر تم جی رہے ہو؟ کیا تم کو اس جہنم کے گڑھے کی خبر نہیں جو تمہارے آباء نے تمہارے لئے تیار کر رکھا ہے اور نہ بجھنے والی آگ جو گندھک سے بھڑک رہی ہے، وہ تاریکی جس کے سامنے اس دنیا کی تاریکیاں روشنی معلوم ہوتی ہیں تمہارا انتظار کر رہی ہیں۔ پھر تم کیوں خوش ہو؟ تم کس منہ سے نجات کے طالب ہو اور تمہارا دل کس طرح اس کی تمنا کر سکتا ہے۔ تم نہیں سمجھتے کہ پاک اور ناپاک کا جوڑ نہیں۔ اور ماضی کا بدلنا کسی کے اختیار میں نہیں۔ تم میں سے کون ہے کہ جو کہے کہ وہ پاک ہو سکتا ہے؟ کیونکہ شریعت پاک نہیں ناپاک کرتی ہے، حکم فرمانبردار نہیں نافرمان بناتا ہے۔ کون ہے جو تمام حکموں پر عمل کر سکتا ہے؟ اور جس نے ایک ادنیٰ سے حکم کی بھی نافرمانی کی وہ باغی بن گیا۔ کیا عمدہ سے عمدہ شے کو ایک قطرہ ناپاکی کا ناپاک نہیں کر دیتا؟ پھر تم کس طرح خیال کر سکتے ہو کہ تم پاک ہو یا پاک ہو سکتے ہو؟ کیا تم کو یاد نہیں کہ تمہارے باپ آدم نے گناہ کیا اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کو بھول گیا اور شیطان نے اس کو اور اس کی بیوی حوا کو جو تمہاری ماں تھی ورغلایا اور گنہ گار کر دیا۔ تم جو اُن کی اولاد ہو کس طرح خیال کر سکتے ہو کہ ان کے گناہ کے ورثہ سے حصہ نہ لو گے؟ کیا تم امید کرتے ہو کہ ان کی دولت پر تو تم قابض ہو جاؤ اور ان کے قرضے ادا نہ کرو۔ ان کی نیکیاں تو تم کو مل جائیں اور ان کے گناہ میں تم حصہ دار نہ بنو؟ اور جب گناہ تم کو ورثہ میں ملا ہے تو تم اس ورثہ کی لعنت سے بچ کیونکر سکتے ہو؟ تم خیال کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ تم کو معاف کر دے گا؟ نادانو! تم کو یاد نہیں کہ وہ رحم کرنے والا بھی ہے اور عدل کرنے والا بھی ہے۔ اس کا رحم اس کے عدل کے مخالف نہیں چل سکتا۔ پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ تمہاری خاطر اپنے عدل کو بھول جائے۔

میں نے دیکھا ان کی تقریروں میں مایوسی کی لہر اس قدر زبردست تھی کہ امیدوں کے پہاڑوں کو اڑا کر لے گئی۔ جو چہرے خوشیوں سے تمتما رہے تھے حرمان و یاس سے پژمردہ ہو گئے۔ دنیا اور اس کے باشندے ایک کھلونا اور وہ بھی شکستہ کھلونا نظر آنے لگے۔ مگر ذرہ سانس لے کر ان علماء نے پھر گرج کر لوگوں کو مخاطب کیا اور کہا کہ تم مایوس نہ ہو کہ جہاں تمہاری امیدوں کو توڑا گیا ہے وہاں ان کو جوڑنے کا بھی انتظام موجود ہے۔ اور جہاں ڈرایا گیا ہے وہاں بشارت بھی مہیا کی گئی ہے۔ خدا کے عدل نے تم کو سزا دینی چاہی تھی مگر اس کے رحم نے تم کو بچا لیا اور وہ اس طرح کے کہ اُس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دنیا میں بھیجا کہ تا وہ بے گناہ ہو کر صلیب پر لٹکایا جائے اور سچا ہو کر جھوٹا قرار پائے۔ چنانچہ وہ مسیح کی شکل میں دنیا میں ظاہر ہوا اور یہود نے اسے بلا کسی گناہ کے صلیب پر لٹکا دیا اور وہ تمام ایمان لانے والوں کے گناہ اٹھا کر ان کی نجات کا موجب ہوا۔ پس تم اس پر ایمان لاؤ وہ تمہارے گناہ اٹھا لے گا۔ اس طرح خدا کا عدل بھی پورا ہو گا اور رحم بھی۔ اور دنیا نجات پا جائے گی۔ میں نے دیکھا کہ مایوسی پھر دور ہو گئی اور لوگ خوشیوں سے اچھلنے لگے اور ساری دنیا نے ایسی خوشی کی جس کی نظیر پہلے کبھی نہیں ملتی اور لوگ آئے اور صلیب کو جو ان کی نجات کا موجب ہوئی روتے ہوئے چمٹ گئے۔ وہ بیتاب ہو کر کبھی اس کو بوسہ دیتے اور کبھی اس کو سینہ سے لگاتے۔ اور ایک دیوانگی کے جوش سے انہوں نے اس چیز کا خیر مقدم کیا۔ لیکن میں نے دیکھا کہ اس جوش کے سرد ہونے پر بعض لوگ سرگوشیاں کر رہے تھے اور آپس میں کہہ رہے تھے کہ یہ تو بیشک معلوم ہوتا ہے کہ گناہ سے انسان نہیں بچ سکتا لیکن امید کا پیغام کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ اگر خدا کے لئے عادل ہونا ضروری ہے تو اس کا بیٹا بھی ضرور عادل ہو گا اور اگر گناہگار کے گناہ کو معاف کرنا عدل کے خلاف ہے تو بیگناہ کو سزا دینا بھی تو عدل کے خلاف ہے۔ پھر کس طرح ہوا کہ خدا کے بیٹے نے دوسروں کے گناہ اپنے سر پر لے لئے اور خدا نے اس بے گناہ کو پکڑ کر سزا دے دی؟ پھر انہوں نے کہا کہ یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی کہ موت کو تو گناہ کی سزا بتایا گیا تھا۔ جب گناہ نہ رہا تو موت کیونکر رہ گئی؟ گناہ کے معاف ہونے پر موت بھی تو موقوف ہو جانی چاہئے تھی۔

پھر بعض لوگوں نے کہا کہ ہم سے تو اب بھی گناہ سرزد ہو جاتے ہیں اگر ورثہ کا گناہ دور ہو گیا تھا تو گناہ ہم سے باوجود بچنے کی کوشش کے کیوں ہو جاتا؟ جب بعض دوسروں نے ان کو دلیری سے یہ کہتے سنا تو انہوں نے کہا کہ ہم سے بھی اور ہم سے بھی؟

پھر میں نے عالم خیال میں دیکھا کہ ان لوگوں نے کہا کہ خدا نے ہم کو کیوں پیدا کیا؟ انسانیت جو اس قدر اعلیٰ شے سمجھی جاتی تھی کیسی ناپاک ہے؟ کس طرح گناہ سے اس کا بیج پڑا اور گناہ میں اس نے پرورش پائی اور گناہ ہی اس کی خوراک بنی اور گناہ ہی اس کا اوڑھنا بچھونا ہوا۔ ایسی ناپاک شے کو وجود میں لانے کا مقصد کیا تھا؟ یہ جنت کیا شے ہے اور کس کے لئے ہے؟ کیونکہ ہم کو تو مایوسی کے سوا کچھ نظر نہیں آتا اور دوزخ کے سوا کسی شے کی حقیقت معلوم نہیں ہوتی۔ وہ انہی فکروں میں تھے کہ پھر وہی شیریں اور مست کر دینے والی آواز جو کئی بار پہلے دنیا کے عقدے حل کر چکی تھی، بلند ہوئی۔ پھر اس دعا کی صداؤں سے پرکیف نغمے پیدا ہو کر دنیا پر چھا گئے۔ پھر ہر شخص گوش بآواز ہو گیا۔ پھر ہر دل رجاء و امید کے جذبات سے دھڑکنے لگا۔ وہ آواز بلند ہوئی اور اس نے دنیا کو اس بارہ میں ایک طویل پیغام دیا جس کے مطلب اور مفہوم کو میں اپنے الفاظ میں اور اپنی تمثیلات سے ادا کرتا ہوں۔

اس نے کہا کہ جو کسی کے دل میں ناامیدی پیدا کرتا ہے وہ اس کے ہلاک کرنے کا ذمہ دار ہے۔ ایمان کی کیفیت خوف و امید کی چار دیواری کے اندر ہی ہو سکتی ہے اور وہ بھی تب جب امید کا پہلو خوف پر غالب ہو۔ پس جو امید کو دور کرتا ہے وہ گناہ کو مٹاتا نہیں بڑھاتا ہے اور خطرہ کو کم نہیں کرتا زیادہ کرتا ہے۔ آدمؑ نے بے شک خطا کی لیکن وہ ایک بھول تھی۔ دیدہ دانستہ گناہ نہ تھا۔ لیکن یہ بھی ضروری نہیں کہ باپ جو کچھ کرے بیٹے کو اس کا ورثہ ملے۔ اگر یہ ہوتا تو جاہل ماں باپ کے لڑکے ہمیشہ جاہل رہتے اور عالموں کے عالم۔ مسلول ماں باپ کے بچے ہمیشہ مسلول نہیں ہوتے، نہ کوڑھیوں کے بچے ہمیشہ کوڑھی ہوتے ہیں۔ بعض باتوں میں ورثہ ہے اور بعض میں ورثہ نہیں۔ اور جہاں ورثہ ہے وہاں بھی خدا تعالیٰ نے ورثہ سے بچنے کے سامان پیدا کئے ہیں۔ اگر ورثہ سے بچنے کے سامان نہ ہوتے تو تبلیغ اور تعلیم کا مقصد کیا رہ جاتا؟ کافروں کے بچوں کا ایمان لے آنا بتاتا ہے کہ ایمان کے معاملہ میں خدا تعالیٰ نے ورثہ کا قانون جاری نہیں کیا۔ اگر اس میں بھی ورثہ کا قانون جاری ہوتا تو مسیح کی آمد ہی بے کار جاتی۔ اس نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو نیک طاقتیں دے کر پیدا کیا ہے پھر بعض انسان ان طاقتوں کو ترقی دیتے ہیں اور کامیاب ہو جاتے ہیں اور بعض ان کو پاؤں میں روند دیتے ہیں اور نامراد ہو جاتے ہیں۔ قانون شریعت بیشک سب کا سب قابل عمل ہے لیکن نجات کی بنیاد عمل پر نہیں ایمان پر ہے جو فضل کو جذب کرتا ہے۔ عمل اس کی تکمیل کا ذریعہ ہے اور نہایت ضروری۔ لیکن پھر بھی وہ تکمیل کا ذریعہ ہے اور ذریعہ کی کمی سے چیز کا فقدان نہیں ہوتا۔ بیج سے درخت پیدا ہوتا ہے لیکن پانی سے وہ بڑھتا ہے۔ ایمان بیج ہے اور عمل پانی، جو اسے اوپر اٹھاتا ہے۔ خالی پانی سے درخت نہیں اگ سکتا۔ لیکن بیج ناقص ہو اور پانی میں کسی قدر کمی ہو جائے تب بھی درخت اگ آتا ہے۔ کسان ہمیشہ پانی دینے میں غلطیاں کر دیتے ہیں لیکن اس سے کھیت مارے نہیں جاتے جب تک بہت زیادہ غلطی نہ ہو جائے۔ انسانی عمل ایمان کو تازہ کرتا ہے اور اس کی کمی اس میں نقص پیدا کرتی ہے۔ لیکن اس کی ایسی کمی جو شرارت اور بناوٹ کا رنگ نہ رکھتی ہو اور حد سے بڑھنے والی نہ ہو ایمان کی کھیتی کو تباہ نہیں کر سکتی۔ اور شرارت و بغاوت بھی ہو تو خدا کا عدل توبہ کے راستے میں روک نہیں۔ عدل اس کو نہیں کہتے کہ ضرور سزا دی جائے بلکہ اس کو کہتے ہیں کہ بیگناہ کو سزا نہ دی جائے۔ پس گناہگار کو رحم کر کے بخشنا اللہ تعالیٰ کی صفت عدل کے مخالف نہیں، عین مطابق ہے۔ اگر عدل کے معنے یہ ہوں کہ ہر عمل کی عمل کے برابر جزا ملے تو بخشش اور نجات کے معنے ہی کیا ہوئے۔ اس طرح تو نہ صرف گناہ کا بخشنا عدل کے خلاف ہو گا بلکہ عمل سے زیادہ جزا دینا بھی عدل کے خلاف ہو گا۔ کیونکہ عدل کے معنے برابر کے ہیں اور اگر یہ صحیح ہو تو کسی شخص کو اس کی عمر کے برابر ایام کے لئے ہی نجات دی جا سکتی ہے۔ اور وہ بھی اس کے اعمال کے وزن کے برابر۔ مگر اسے کوئی بھی تسلیم نہیں کرتا۔ پھر نہ معلوم خدا تعالیٰ کی رحمت کو اس مسئلے سے کیوں محدود کیا جاتا ہے؟ اس نے کہا خدا مالک ہے اور مالک کے لئے انعام اور بخشش میں کوئی حد بندی نہیں۔ وہ بیشک وزن کرتا ہے لیکن اس کا وزن اس لئے ہوتا ہے کہ کسی کو اس کے حق سے کم نہ ملے۔ نہ اس لئے کہ اس کے حق سے زیادہ نہ ملے۔ مسیح بیشک بیگناہ انسان اور خدا کا رسول تھا لیکن یہ کہنا درست نہیں کہ وہ دوسروں کا بوجھ اٹھا لے گا۔ قیامت کے دن ہر شخص کو اپنی صلیب خود ہی اٹھانی ہو گی اور جو خود اپنی صلیب نہ اٹھا سکے گا وہ نجات بھی نہ پا سکے گا۔ سوائے اس کے کہ خدا کے فضل کے ماتحت اس کی بخشش ہو اور خدا تعالیٰ خود کسی کا بوجھ اٹھا لے۔ پس یہ مت کہو کہ انسان فطرتاً ناپاک ہے۔ ہاں وہ جو خدا کی دی ہوئی خلعت کو خراب کر دے، وہ ناپاک ہے۔ ورنہ خدا کے بندے اس کے قرب کے مستحق ہیں اور قرب پا کر رہیں گے۔

میں نے دیکھا اس آواز کا بلند ہونا تھا کہ دلوں کی کھڑکیاں کھل گئیں۔ خالق اور مخلوق کے تعلقات روشن ہو گئے اور مایوسیاں امید سے بدل گئیں۔ لیکن ساتھ ہی خشیت الٰہی امید کے ہم پہلو آ کر بیٹھ گئی اور ہر غلط اتکال اور نامناسب استغناء کا دروازہ بند ہو گیا۔ جو ہمت ہارے بیٹھے تھے وہ از سر نو شیطان سے آزادی کی جدوجہد میں لگ گئے اور جو حد سے زیادہ امید لگائے بیٹھے تھے اور دوسروں پر اپنا بوجھ لادنے کی فکر میں تھے انہوں نے دوڑ کر اپنے بوجھ اپنے کاندھوں پر رکھ لئے۔ دنیا کی بے چینی دور ہو گئی اور اطمینان دلوں میں خیمہ زن ہو گیا اور اپنی روحانی آنکھوں سے دیکھا کہ انسانیت خوشی سے اچھل رہی

تھی۔ میرے دل سے پھر ایک آہ نکلی۔ ویسی ہی جیسے ایک معشوق سے دور پڑے ہوئے عاشق کے سینے سے نکلتی ہے۔ میں نے دور افق میں بعد زمانی کی غیر متناہی روکوں کو دیکھا اور حسرت سے سر نیچے ڈال دیا۔ پھر جذبات سے بھرے ہوئے دل سے میری زبان سے نکلا۔ یہ آواز انسانیت کے لئے بھی رحمت ثابت ہوئی۔

نسل انسانی کے لئے رحمت

میرے دل میں خیال گزرا کہ جس طرح یہ آواز انسانیت کے لئے رحمت ثابت ہوئی ہے کیا انسانوں کے لئے بھی رحمت ہے؟ کیا انسان جسمانی لحاظ سے بھی اس سے کوئی نفع حاصل کرتا ہے اور اس کا محتاج ہے۔ میں اس خیال میں تھا کہ میں نے دیکھا کچھ لوگ خدا تعالیٰ کی محبت میں سرشار الٹے لٹکے ہیں اور رات اور دن اسی حالت میں عبادت کرتے ہیں۔ اور میں نے کچھ اور کو بھی دیکھا کہ سخت سردی میں سرد پانیوں میں کھڑے ہو کر ذکر الٰہی میں مشغول ہیں۔ اور ایک اور جماعت کو میں نے گرمی میں بڑے بڑے الاؤ جلا کر ان میں بیٹھے ہوئے یاد محبوب میں ہوش و حواس سے گم پایا۔ اور بعض کو میں نے دیکھا کہ انہوں نے عہد کر لیا کہ ہم شادیاں نہیں کریں گے اور عورت خاوند کا اور مرد بیوی کا منہ نہ دیکھے گا۔ اور بعض نے کہا وہ اچھی چیزیں نہیں کھائیں گے بلکہ ہر سال اپنی مرغوب اشیاء میں سے بعض کو ترک کرتے چلے جائیں گے۔ میں نے ان لوگوں کو اس حال میں دیکھا اور میرا دل تردّد میں پڑ گیا۔ ایک طرف ان کی شاندار قربانی مجھے ان کی قدردانی پر مائل کرتی تھی۔ اور دوسری طرف میرا دل سوال کرتا تھا کہ کیا خدا تعالیٰ نے تمام حسن اور خوبی اس لئے پیدا کی ہے کہ اس سے فائدہ نہ اٹھایا جائے اور اسے ترک کیا جائے؟ اور کیا اس سے خود اللہ تعالیٰ پر اعتراض نہیں آتا کہ اس نے سب کچھ سلبی فائدے کے لئے پیدا کیا؟ اور حقیقی فائدے کے لئے کچھ بھی نہیں۔

میں اس فکر میں تھا کہ میں نے پھر وہی آواز بلند ہوتی ہوئی سنی۔ مجھے یوں معلوم ہوا کہ جیسے اس آواز کے مالک کی نگاہ دلوں کی گہرائیوں تک پہنچتی ہے۔ اور انسانی فطرت کی گہرائیاں اس پر روشن ہو جاتی ہیں۔ یا جیسے کوئی دلوں کی واقف اور انسانی خواہشات سے آگاہ ہستی سب کچھ دیکھ کر اسے بتاتی جاتی ہے۔ اور میں نے اس آواز کو جس کی شیرینی کو کوئی شیرینی نہیں پہنچ سکتی اور جس کی دلکشی کے بالمقابل دنیا کے سارے راگ بے لطف نظر آتے ہیں۔ یہ کہتے ہوئے سنا کہ نادانو! تمہارے ظاہری تقدس تمہارے کام نہیں آسکتے۔ تقدس یہ نہیں کہ تم اپنے جسم کو تکلیف دو۔ تقدس یہ ہے کہ تمہارے دل صاف ہوں اور بہادر وہ نہیں جو مخالفت سے خائف ہو کر بھاگ جائے۔ بہادر وہ ہے جو مخالفت کے میدان میں کھڑا ہو کر دشمن کی بات تسلیم نہ کرے۔ خدا نے جس چیز کو پاک بنایا ہے اس سے گناہ نہیں پیدا ہو سکتا۔ گناہ تو خدا کے بتائے ہوئے حدود کو توڑنے سے پیدا ہوتا ہے اور اے نادانو! کیا تم یہ نہیں سوچتے کہ خدا تعالیٰ نے صرف تم پر اپنے ہی حق تو مقرر نہیں کئے۔ جب اس نے تم کو مدنی الطبع بنایا ہے تو اس نے تم پر اپنے دوستوں کے بھی اور اپنے ہمسایوں کے بھی اور اپنی قوم کے بھی بلکہ اپنے نفس کے بھی حق رکھے ہیں۔ تم ان سب حقوق کو چھوڑ کر اگر رہبانیت کی زندگی بسر کرتے ہو تو تم ایک نیکی کے ارادے سے دس بدیوں کے مرتکب ہوتے ہو۔ اور گناہ کی دلدل سے نکلنے کی بجائے اس میں اور بھی پھنس جاتے ہو۔ تمہارا شادیاں نہ کرنا تم میں عفت نہیں پیدا کرتا۔ اگر نسل انسانی کے فنا کا ہی نام نیکی ہوتا تو خدا تعالیٰ انسان کو پیدا ہی کیوں کرتا؟ کیا تم اس کام میں نقص نکالتے ہو جو خدا تعالیٰ نے کیا؟ اور اس کی پیدائش میں تغیر کرتے ہو۔ یاد رکھو کہ نیکی یہ نہیں کہ تم نفس کو بلاوجہ دکھ دو۔ اور دروازوں کی موجودگی میں دیواریں پھاند پھاند کر آؤ۔ بلکہ نیکی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کو اس کی بتائی ہوئی حدبندیوں کے اندر استعمال کرو تا تمہارے اندر صالح خون پیدا ہو اور تم نیک اعمال پر قادر ہو جاؤ۔

میں نے دیکھا یہ بات اس قدر خوبصورت اور یہ نصیحت ایسی پاکیزہ تھی کہ انسانوں کے مرجھائے ہوئے چہروں پر رونق آگئی اور وہ وحشت زدہ مخلوق جو اپنے سایوں سے بھی ڈر کر بھاگتی تھی اس نے پھر انسانیت کا جامہ پہن لیا اور خدا کی بنائی ہوئی خوبصورتی کو ایک نئی نگاہ سے دیکھنا شروع کیا اور جو ہر شے کو اپنا دشمن سمجھتے تھے اور ہر حسن میں شیطان کا ہاتھ پوشیدہ دیکھتے تھے اور دنیا کو دشمنوں سے گھرا ہوا خیال کرتے تھے اور اپنے آپ کو تن تنہا سمجھتے ہوئے بوکھلائے ہوئے پھرتے تھے۔ میں نے دیکھا کہ ان کے چہروں سے اطمینان ظاہر ہونے لگا۔ بجائے ہر چیز کو زہر خیال کرنے کے تریاق کی خوبیاں بھی انہیں نظر آنے لگیں۔ اور بجائے اپنے آپ کو دشمنوں میں گھرا ہوا محسوس کرنے کے وہ یہ محسوس کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قدم پر ان کے مددگار پیدا کئے ہیں اور ہر پڑاؤ پر ان کی رہنمائی کے لئے علامتیں لگائی ہیں۔ تب انہوں نے اپنی جلد بازیوں پر ندامت کا اظہار کیا اور اپنی بیوقوفیوں پر افسوس کا اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لگے کہ اس نے دنیا کو ہمارے دشمنوں سے نہیں بھرا بلکہ دوستوں سے معمور کیا ہے۔ اور شکر و امتنان کے جذبہ سے متاثر ہو کر اپنے مربی اور اپنے ہادی کے آگے سجدہ میں گر گئے۔ میرے دل سے اس پر پھر ایک آہ نکلی اور میں نے کہا کہ یہ آواز نسلِ انسانی کے لئے بھی رحمت ثابت ہوئی۔

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینجر)

برمنگھم (یو۔کے) میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: نسیم احمد باجوہ ۔ مبلغ سلسلہ)

جماعت احمدیہ میں جلسہ ہائے سیرت النبیؐ کا منظم طور پر آغاز ۱۹۲۷ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا اور اس کا پس منظر یہ تھا کہ ایک ہندو دشمن اسلام نے آنحضرت ﷺ کے متعلق ایک نہایت دلآزار کتاب "رنگیلا رسول" لکھی ۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جماعت احمدیہ کو ہدایت کی کہ ہندوستان کے کونہ کونہ میں سیرت النبیؐ کے جلسے کر کے آنحضرتؐ کے اسوہ اور آپؐ کی حقیقی شان کو اہل ہند پر آشکار کیا جائے۔ اس غرض کے لئے آپ نے ایک ہزار احمدی مقررین کا مطالبہ کیا جو اس مضمون پر ملک بھر میں لیکچر دے کر شان محمدی کی آب و تاب کو نمایاں کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے اس تحریک پر دل و جان نچھاور کئے اور ہندوستان کا گھر گھر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے پاک تذکروں سے روشن اور منور ہونے لگا۔

اسی طریق کو جاری رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ کی تمام شاخیں اپنی اپنی جگہ ساری دنیا میں سیرت النبی کے مقدس جلسوں کا اہتمام کرتی ہیں۔

جماعت احمدیہ مڈلینڈ ریجن کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۱؍جون ۲۰۰۰ء بروز اتوار مسجد دارالبرکات برمنگھم میں ایسے ہی ایک جلسہ کے انعقاد کی توفیق دی جس کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے۔

اس مقدس جلسہ میں برمنگھم اور مڈلینڈز کی دوسری جماعتوں نے بھی مل کر کام کیا۔ مہمانوں کو مدعو کرنے، کھانے کے انتظامات اور ہال کی تیاری وغیرہ کے جملہ انتظامات کے لئے بہت سا وقت متعدد رضاکاران نے صرف کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

جلسہ کی صدارت مکرم و محترم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے فرمائی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر سید فاروق احمد صاحب ریجنل صدر نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا ۔ سب سے پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب صدر جماعت احمدیہ برمنگھم نے کی جس کا موضوع تھا "آنحضرتؐ کی حیات طیبہ"۔ آپ نے آنحضرت ﷺ کی زندگی کا مختصر خاکہ پیش کرنے کے بعد آنحضرت ﷺ کے تعلق باللہ اور طبقہ نسواں پر احسانات کے دو پہلوؤں پر نہایت خوبصورتی سے روشنی ڈالی۔

دوسری تقریر مکرم مظفر کلارک صاحب کی تھی جو ۱۷ سال قبل عیسائیت چھوڑ کر مسلمان ہوئے تھے اور اس وقت مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔ آپ کی تقریر کا موضوع "آنحضرتؐ مغربی محققین کی نظر میں" تھا۔

آپ نے اپنی تقریر میں پہلے تو یہ بتایا کہ میرے اسلام قبول کرنے کی دو بڑی وجوہات ہیں۔ اول آنحضرتؐ کا شاندار اسوہ حسنہ ۔ اور دوسری آنحضرتؐ کے پیروکاروں میں آپ کے اسوہ کی تقلید کی شاندار مثالیں جس کا سلسلہ آج تک جاری ہے ۔ اس کے بعد آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب "مذہب کے نام پر خون" سے ایک حوالہ پیش کر کے بتایا کہ اسلام امن صلح اور محبت کا مذہب ہے اور جنہوں نے اسے جنگجوئی کا مذہب بتایا ہے انہوں نے ہرگز اسلام کی سچی تصویر پیش نہیں کی۔ بعدہ آپ نے معروف محققین کے حوالے پیش کر کے آنحضرت کو امن و آشتی اور علم و حکمت کا مذہب پیش کرنے والا ثابت کیا۔

تیسری تقریر خاکسار نسیم احمد باجوہ کی تھی جس کا موضوع تھا "آنحضرتؐ کے بارہ میں بائبل کی پیشگوئیاں"۔ خاکسار نے بائبل کے ہر دو حصوں پرانے عہدنامہ اور نئے عہدنامہ سے ایک ایک پیشگوئی کا ذکر کر کے اس کا آنحضرتؐ کو مصداق ثابت کیا اور تمام عیسائی اور یہودی مہمانوں کو دعوت فکر دی کہ آنحضرتؐ بائبل کی پیشگوئیوں کے عین مطابق تشریف لائے۔

چوتھی اور آخری تقریر مکرم امیر صاحب کی تھی۔ آپ کی تقریر کا موضوع "آنحضرتؐ کا بیمثال جذبہ رواداری" تھا۔ آپ نے آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ سے متعدد واقعات پیش کرتے ہوئے اس اسوہ کی وضاحت فرمائی۔ اور بتایا کہ آپ نہ صرف اپنوں سے محبت کرنے والے تھے بلکہ اپنے جانی دشمنوں کے بھی خیر خواہ اور ہمدرد تھے اور اس میدان میں دنیا میں کوئی اور شخص آپ کا ثانی نہیں۔

جلسہ کی کارروائی کا اختتام اجتماعی دعا سے ہوا جو مکرم و محترم امیر صاحب نے کروائی۔

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 020 - 8265-6000

خطبہ جمعہ

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی متفرق دعاؤں کا تذکرہ

آپؐ کی یہ دعائیں دراصل امت کے لئے بطور نصیحت تھیں

دعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیان آنے والے ابتلاؤں سے گھبرانا نہیں چاہئے اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہئے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۱۹؍مئی ۲۰۰۰ء بمطابق ۱۹؍ہجرت ۱۳۷۹ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿هُوَ الْحَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾.

(سورۃ المومن آیت ۶۶)

وہی زندہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس اُسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے اُسے پکارو۔ کامل تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

یہ وہی دعاؤں کا سلسلہ ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے لئے اور امت کے لئے ہمیشہ مانگیں اور ہمیں بھی وہ دعائیں مانگنے کی تلقین فرمائی۔ سب سے پہلے میں اسم اعظم کے مضمون پر ان حدیثوں کی روشنی میں کچھ گفتگو کرتا ہوں۔ اسم اعظم کے متعلق مختلف روایات مشہور ہیں کہ یہ اسم اعظم ہے یا وہ اسم اعظم ہے لیکن جب میں نے آنحضور ﷺ کی احادیث پر غور کیا ہے تو اصل اسم اعظم اللہ کی توحید کا اقرار ہی ہے اور سب کا ہر بات، کا خلاصہ یہی بنتا ہے۔ کہ وہی اسم اعظم ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۔ چنانچہ مختلف وقتوں میں مختلف اسم اعظم قرار دینے کی جو حدیثیں ملتی ہیں ان میں سے سب سے پہلے میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث بیان کرتا ہوں جو سنن ترمذی سے لی گئی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ مسجد میں داخل ہوئے جبکہ ایک شخص نماز سے فارغ ہوا تھا اور دعا کر رہا تھا اور اپنی دعا میں یہ کہہ رہا تھا: اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بہت احسان کرنے والا ہے، تو زمین اور آسمان کو بغیر کسی سابق نمونہ کے پیدا کرنے والا ہے، تُو صاحب جلال واکرام ہے۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس نے کس واسطہ سے اللہ سے دعا کی ہے اس نے اللہ سے اس کے اسم اعظم کے واسطہ سے دعا کی ہے جس کے ذریعہ سے اگر اللہ سے دعا کی جائے تو اللہ قبول فرماتا ہے اور اس کے ذریعہ سے اگر اس سے کوئی چیز مانگی جائے تو اللہ عطا فرماتا ہے۔ (سنن ترمذی کتاب الدعوات) اس کا جو پہلا حصہ ہے، اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں باقی حدیثوں سے بھی یہی پتہ چلے گا کہ دراصل توحید کا اقرار ہی اسم اعظم ہے۔

ایک روایت ترمذی کتاب الدعوات میں حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: اللہ کا اسم اعظم مندرجہ ذیل دو آیات میں مذکور ہے وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْم ۔ اور سورۃ آل عمران کی ابتدائی آیات الٓمّٓ. اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۔

اسی طرح ایک روایت سنن ترمذی سے عَبْدُاللهِ بِن بُرَيْدَه الْاَسْلَمِيّ سے مروی ہے۔ عبداللہ بن بریدہ الاسلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے ایک شخص کو دعا کرتے ہوئے سنا وہ کہہ رہا تھا: "اے اللہ میں تیرے حضور عرض کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو واحد ہے اور صمد ہے جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ کسی نے اس کو جنا اور اس کا کوئی ہمسر نہیں اور وہ ایک ہے، کہتے ہیں کہ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم اس نے اللہ کے اس اسم اعظم کے حوالہ سے دعا کی ہے جس کے ذریعہ اگر اللہ سے دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے اور اس کے ذریعہ اگر مانگا جائے تو دیا جاتا ہے۔ (سنن ترمذی کتاب الدعوات)

ابن ماجہ سے ایک حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے آپ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا: "اے اللہ میں تجھ سے تیرے طاہر، طیب بابرکت نام سے جو تجھے بہت محبوب ہے کا واسطہ دے کر مانگتا ہوں۔ اس نام کا واسطہ دے کر تجھ سے جو دعا کی جائے تو تُو قبول فرماتا ہے۔ اور اگر اس نام کا واسطہ دے کر تجھ سے مانگا جائے تو تو عطا کرتا ہے اور اگر اس کا واسطہ دے کر تجھ سے تیرا رحم طلب کیا جائے تو رحم فرماتا ہے۔ اور اگر اس کے ذریعہ تجھ سے کشائش طلب کی جائے تو کشائش عطا فرماتا ہے"۔ (سنن ابن ماجه كتاب الدعاء باب اسم الله الأعظم)۔ یہاں نام کا ذکر نہیں آیا مگر وہ اس میں مضمر ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے تیرے طاہر، طیب بابرکت نام سے جو تجھے بہت محبوب ہے کا واسطہ دے کر تجھ سے مانگتا ہوں۔ یہ نام اللہ ہی ہے۔

ایک اور روایت ترمذی کتاب الدعوات سے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: "اے اللہ میرے دل کو اولوں اور برف اور ٹھنڈے پانی سے دھودے"۔ اولوں اور برف اور ٹھنڈے پانی سے دھونے سے مراد یہ ہے کہ دل کی ہر گرمی اور تلخی دور ہو جائے، اس سے کچھ بھی باقی نہ رہے۔ "اے اللہ میرے دل کو خطاؤں سے ایسا پاک کردے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک وصاف کر دیا ہے"۔

ایک روایت مؤطا حضرت امام مالکؒ سے لی گئی ہے۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ دعا مانگتے ہوئے یہ کہتے تھے: "اے اللہ میں تجھ سے نیک کام کرنے اور منکرات کو چھوڑنے (یعنی برائیوں کو چھوڑنے) اور مساکین سے محبت کرنے کی توفیق کا طالب ہوں اور جب تو لوگوں میں کوئی آزمائش لانا چاہے تو مجھے آزمائش کے بغیر ہی اپنے حضور بلا لے"۔

(مؤطا امام مالک۔ كتاب الصلوٰة باب العمل فى الدعاء)

اب دیکھئے کتنی عاجزانہ دعا ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جو نیک کام کرنے میں سب سے آگے تھے اور برائیوں کو چھوڑنے میں سب سے آگے تھے، مساکین سے محبت کرنے کی توفیق پانے میں سب سے آگے تھے اور جب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپؐ کے متعلق فرمایا تھا کہ آپ کو اللہ کبھی ضائع نہیں کر سکتا۔ اس میں آپؐ کی مساکین سے محبت کا بالخصوص ذکر کیا تھا۔ تو آپ فرماتے ہیں جب تو لوگوں میں کوئی آزمائش لانا چاہے تو مجھے آزمائش کے بغیر ہی اپنے حضور بلا لے۔

ایک ترمذی کتاب الدعوات سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے۔ روایت کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ: "اے اللہ میری مدد کر اور میری نصرت فرما اور میرے خلاف کسی کی نصرت نہ فرما اور میرے حق میں تدبیر کر مگر میرے خلاف تدبیر نہ کر اور مجھے ہدایت دے اور ہدایت کو میرے لئے آسان بنادے اور مجھ پر زیادتی کرنے والے کے خلاف میری مدد کر۔ اے اللہ! مجھے اپنا بہت شکر کرنے والا، کثرت سے ذکر کرنے والا اور بہت زیادہ ڈرنے والا بنادے۔ مجھے اپنا بیحد مطیع، اپنی طرف انکساری سے سر تسلیم خم کرنے والا بنادے، بہت نرم دل اور سچے دل سے جھکنے والا بنادے۔ اے اللہ میری توبہ قبول کر اور میرے گناہ دھو ڈال اور میری دعا قبول کر اور میری دلیل کو مضبوط بنادے اور میری زبان کو درستگی بخش اور میرے دل کو ہدایت عطا فرما اور میرے سینے کے کینے کو دور کر دے"۔

اب یہ بھی آپ دیکھ لیجئے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰؐ سے زیادہ کوئی بھی شکر ادا کرنے والا نہیں تھا، نہ آپ سے بڑھ کر کوئی ذکر کرنے والا تھا یہاں تک کہ آپ کا نام ہی مجسم ذکر رکھ دیا گیا۔ آپ سے زیادہ

خدا کا خوف کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ فرمایا کرتے تھے تقویٰ یہاں ہے، یہاں ہے، یہاں نے یعنی محمد مصطفیٰ ؐ کے دل میں۔ اور مطیع اور انکساری کرنے والا بھی آپؐ سے زیادہ کوئی نہیں تھا۔ ان سب باتوں کے باوجود آپ دعائیں کرتے تھے ان چیزوں کیلئے جو آپؐ میں سب سے زیادہ تھیں۔ یہ امت کو ایک نصیحت ہے کہ میں نے بھی دعاؤں اور عاجزی کے ذریعہ ہی سب کچھ پایا ہے تم بھی دعاؤں اور عاجزی کے ذریعہ ہی ہر میدان میں ترقی کرو۔

ایک مسلم کتاب الرؤیا سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی بری خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین بار تھوک دے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی تین بار پناہ چاہے اور جس پہلو پر لیٹا ہو وہ بدل لے“۔

اب اس میں ایک تھوڑا سا اشکال پیدا ہوتا ہے کہ سوتے میں انسان اپنے بستر پر تو نہیں تھوک سکتا اس لئے یہاں تین بار تھوکنے سے کیا مراد ہے۔ میں اس سے یہی مراد سمجھتا ہوں جیسے انسان کسی چیز پر تف کرتے ہوئے کہتا ہے تھو!، تھو!!، تھو!!!۔ تو اس طرح شیطان پر تھوکے، یعنی تھو، تھو کر کے اس سے اپنی بیزاری کا اظہار کرے اور پھر تین بار خدا سے پناہ مانگے اور جس پہلو پر لیٹا ہو وہ بدل لے۔ کیونکہ عموماً Nightmares جو رات کو ڈراؤنی خوابیں آیا کرتی ہیں وہ ایک پہلو پر زیادہ دیر لیٹا رہنے سے آیا کرتی ہیں اور اس سے قابوس ہو جایا کرتا ہے۔

ایک مؤطا امام مالکؒ کتاب الجامع سے روایت لی گئی ہے کہ حضرت یحییٰ بن سعید روایت کرتے ہیں اور یہ ایک بہت ہی دلچسپ روایت ہے کیونکہ وہ خالد بن ولید جو سب بہادروں سے زیادہ بہادر سمجھے جاتے تھے یا بڑے بہادروں میں سے ایک سمجھے جاتے تھے انہوں نے آنحضور ﷺ سے عرض کیا کہ میں نیند میں بہت ڈرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ پڑھ لیا کرو اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ۔ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کلمات کی اس کے غضب سے، اس کے عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور یہ کہ شیطان میرے پاس آئیں“۔ (مؤطا امام مالک کتاب الجامع باب ما یؤمر بہ من التعوذ عند النوم)

ایک روایت سنن نسائی سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے کہ آنحضور ﷺ ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں قرض کے غلبہ اور دشمن کے غلبہ اور شماتتِ اعداء سے تیری پناہ مانگتا ہوں“۔ (سنن نسائی کتاب الاستعاذہ)

یہ پہلے بھی دعا شاید گزر چکی ہے مگر مختلف احادیث میں جو دعائیں ہیں ان کے حوالہ سے بعض چیزیں ایسی ہیں جن پر جتنا زور دیا جائے اتنا ہی بہتر ہے۔ قرض کا غلبہ بہت بری بلا ہے اور اسی طرح دشمن کا غلبہ بھی بہت بری بلا ہے اور ایسی حالت جس پر دشمن ہنسے اور مذاق اڑائے یہ بہت ہی تکلیف دہ تین صورتیں ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے ان چیزوں کے خلاف پناہ مانگا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت مسلم میں درج ہے کہ آنحضرت ﷺ بری قضاء اور سخت بد بختی میں مبتلا ہونے سے اور شماتت اعداء اور ابتلاء کی سختی سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

(مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار)

ایک سنن نسائی میں حضرت عمرو بن میمون کی روایت درج ہے کہ محمد ﷺ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے مجھے بتایا کہ آنحضرت ﷺ بخل اور بزدلی اور سینہ کے فتنے اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ (سنن نسائی کتاب الاستعاذۃ)

سینہ میں فتنہ سے مراد وہ وساوس ہیں جو سینہ میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ خواہ ان کو انسان ظاہر کرے یا نہ کرے۔ شیطانی خیالات جو دل میں پیدا ہوتے رہتے ہیں ان سب کے خلاف آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے اور بخل اور بزدلی، ان دونوں کے خلاف۔ اب بخل کا بزدلی سے کیا تعلق ہے۔ دراصل بخیل ہی بزدل بھی ضرور ہوتا ہے۔ اور سینے کے فتنے کے ساتھ قبر کے عذاب کو ملا دیا ہے دونوں ہی گھٹے ہوئے فتنے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں اور یہ حدیث بھی سنن النسائی سے لی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ میں جنون سے اور جذام سے“ بہت خطرناک بیماریاں ہیں جنون اور جذام ”اور برص سے اور ہر بری بیماری سے تیری پناہ مانگتا ہوں“۔ (سنن نسائی کتاب الاستعاذۃ)

اب برص بھی جلدی بیماری ہے اور جذام بھی جلدی بیماری ہے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ بیماریاں اندر سے پھوٹتی ہیں۔ اندر کی بیماریاں ہیں جو باہر سطح پر ظاہر ہوتی ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہر شر سے جو سینوں میں چھپا ہو، بدن کے کسی عضو میں نہاں ہو ان سب شرور سے پناہ مانگا کرتے تھے اور خاص طور پر اس وجہ سے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بے حد حسین و جمیل بنایا تھا اور آپؐ کے دل میں جیسے ایک ذرہ برابر بھی کوئی داغ نہیں تھا۔ آپ چاہتے تھے کہ آپؐ کے چہرے پر کوئی ذرہ برابر بھی داغ نہ پڑے۔

اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بدنام کرنے کی خاطر مولوی یہ جھوٹا پروپیگنڈا کیا کرتے تھے کہ آپ کو برص کی بیماری ہے، آپ کو جذام کی بیماری ہے اور بسا اوقات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مجلس میں بیٹھتے تھے اور کوئی مولوی آیا ہو جو خاص طور پر یہ دیکھنا چاہتا تھا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل پر اللہ تعالیٰ گویا یہ الہام فرما دیتا تھا تو آپ اپنی آستینوں کو اوپر چڑھا لیتے تھے ورنہ بیٹھنے کا یہ انداز تو نہیں ہے کہ انسان آستینیں چڑھا کر بیٹھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کو دکھانے کے لئے کہ دیکھ لو مجھے کوئی ایسی بیماری نہیں جو اپنے ذہن میں تم نے بنا رکھی ہے۔

سنن نسائی سے حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت ہے کہ آنحضور ﷺ جنوں کی نظر بد سے اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ پھر جب آپ پر معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) نازل ہو گئیں تو آپ نے انہی کو اختیار کر لیا اور ان کے علاوہ باقی دعاؤں کو اس کے مقابل پر چھوڑ دیا۔ (سنن نسائی کتاب الاستعاذۃ)

یہاں سوال یہ ہے کہ جنوں کی نظر اور انسانوں کی نظر سے کیا مراد ہے۔ اصل حدیث کے الفاظ ہیں عین الجنّ و عین الانس۔ تو جن و انس سے مراد بڑے لوگ اور چھوٹے لوگ ہوتے ہیں تو بڑے لوگ جب بد نظر سے کسی کو دیکھتے ہیں تو اس پر اپنی طرف سے جس حد تک ممکن ہے بلائیں نازل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور چھوٹے لوگ بھی جب نظر بد سے دیکھتے ہیں امیروں کی دولت کو اور ان کے عیش و عشرت کو تو وہ بھی اپنی نظر کی تلخی سے ان کو مٹانے کی کوشش ہی نہیں کرتے بلکہ عملاً بڑے بڑے انقلاب دنیا میں اس وجہ سے برپا ہوئے ہیں کہ عوام الناس کی نظر بد اپنے بڑے لوگوں پر پڑی۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم قیامت تک کے ظاہر ہونے والے فتنوں کا ذکر اپنی دعاؤں میں کرتے تھے اور ہمیں بھی انہیں اختیار کرنے کی نصیحت فرماتے تھے۔

سنن النسائی سے ایک اور دعا لی گئی ہے جو اَبُوالیَسَر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ دعا میں کہا کرتے تھے کہ: ”اے اللہ! میں بڑھاپے سے اور بری حالت میں مبتلا ہونے سے“۔ ایسے بڑھاپے سے جس میں انسان کی حالت بد ہو جائے اور وہ ماؤف العقل ہو جائے اور چھوٹے بچوں کی سی حرکتیں کرنے لگے، حضور اکرمؐ ایسی لمبی عمر اور ایسے بڑھاپے کی بد حالتوں سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ ”اور تباہی اور غم سے اور آگ میں جلنے سے اور غرق ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں“۔ بہت سے لوگ آگ کے عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں اسی دنیا میں معصوم بھی ہوتے ہیں لیکن آگیں لگ جاتی ہیں اور وہ جل جاتے ہیں اسی طرح کشتیاں الٹ جاتی ہیں اور لوگ غرق ہو جاتے ہیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ان ناگہانی حادثات سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے تھے۔ پھر ”اس بات سے کہ موت کے وقت شیطان مجھے مخبوط الحواس کر دے اور اس بات سے کہ تیری راہ میں ایسی حالت میں قتل کیا جاؤں کہ میں پیٹھ پھیر کر بھاگ رہا ہوں“۔ (نعوذ باللہ من ذلک)۔ آنحضرت ﷺ تو پیٹھ پھیر کر بھاگنے والے نہیں تھے لیکن بعض دفعہ نہایت ہی خطرناک حالتوں میں غلطی کھا کر صحابہ نے پیٹھ پھیری تو ان کے حق میں بھی حضور اکرم یہ دعائیں دے رہے تھے کہ اس حالت میں ان کو نہ مار۔ پھر یہ دعا بھی ہمیں سکھائی ”نیز کسی جانور کے کاٹنے کی وجہ سے فوت ہونے پر تیری پناہ مانگتا ہوں“۔

(سنن نسائی کتاب الاستعاذۃ)

پس ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں کہ انسان جانوروں کے کاٹنے سے بھی مر جاتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ بعض لوگوں کو شہد کی مکھی کی اتنی خطرناک الرجی ہوتی ہے کہ ایک ہی ڈنک سے وہ مر جاتے ہیں اور اسی طرح بچھو ہیں، سانپ ہیں یہ چھپے ہوئے جنّات ہیں جن کے شر سے ہمیشہ دعا مانگتے رہنا چاہئے اور یقیناً اللہ تعالیٰ غیر معمولی حفاظت فرماتا ہے۔ ہم نے اپنے تجربہ میں دیکھا ہے سندھ کے سفر میں ہمیشہ یہ دعائیں ہمارے کام آیا کرتی تھیں اور کئی قسم کے خطرناک سانپوں اور بچھوؤں اور ڈنک مارنے والے جانوروں کے عذاب سے، ان کے شر سے اللہ تعالیٰ ہمیں بچا لیتا تھا۔

ایک روایت سنن الترمذی سے کتاب الدعوات سے لی گئی ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی موجودگی میں دو شخصوں کے درمیان گالی گلوچ ہو گئی یہاں تک کہ حضورؐ کے چہرہ مبارک سے غصہ ہویدا ہوا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر وہ پڑھے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا وہ کلمہ یہ ہے: ”اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم“۔

تو غصے کا غلبہ بھی دراصل شیطان ہی کا غلبہ ہوتا ہے اور غصہ کے غلبہ میں بعض دفعہ انسان ایسی حرکتیں کر دیتا ہے کہ ہمیشہ پچھتاتا رہتا ہے اور بعض دفعہ اس کی بڑی سخت سزائیں بھی ملتی ہیں، قتل کر بیٹھتا ہے اور کئی قسم کے ایسے ظالمانہ فعل کرتا ہے جن کے نتیجہ میں پھر عمر بھر کی قید یا پھانسی کا پھندا اس کی جزا بن جاتی ہے۔ ایک چھوٹے سے لمحہ کی بات ہے جو ساری زندگی پر اثر ڈال دیتا ہے۔ پس حضور اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ایسے موقع پر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھ لیا کرو۔ یہ پڑھتے ہی شیطانی خیالات اور وساوس سے انسان خدا کی پناہ میں آ جاتا ہے اور اس کے علاوہ بھی حضور اکرمؐ نے یہ نصیحت فرمائی ہوئی ہے کہ فوری طور پر اگر پانی میسر ہو تو ایک گلاس پانی کا پی لو پھر بیٹھ جایا کرو۔ اس عرصہ میں تمہیں سوچنے کا موقع مل جائے گا۔ اگر پھر بھی غصہ دُور نہ ہو تو لیٹ جایا کرو۔ چنانچہ اس طرح رفتہ رفتہ تمہارا غصہ یا غصے کا شیطان دور ہو جائے گا اور تم اپنی ہوش و حواس میں آ جاؤ گے۔

ادائیگیٔ قرض اور غربت کے ازالہ کے لئے ایک دعا حضرت یحییٰ بن سعید سے مؤطا امام مالکؒ میں

مروی ہے۔ حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا مانگا کرتے تھے کہ: اے اللہ! اے صبحوں کو اندھیروں میں پھاڑنے والے اور رات کو سکون کا باعث بنانے والے اور سورج اور چاند کو حساب کا ذریعہ بنانے والے میری طرف سے قرض چکا دے اور مجھے فقر سے غنی کردے اور میری سماعت اور میری بصارت اور میری طاقتوں کو اپنے رستہ میں میرے لئے مفید بنا"۔

(مؤطا امام مالک کتاب الصلوٰۃ باب ما جاء فی الدعاء)

فقر کے اندھیروں سے بھی ایک صبح پھوٹ سکتی ہے جو تونگری کی صبح ہو اور اسی پہلو سے وہ اندھیرے جو غربت کی وجہ سے قرضوں کی زیادتی کی وجہ سے انسان کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہوں اس میں اللہ تعالیٰ کو یہ مخاطب کرکے کہا جائے تُو تو اندھیروں سے صبح کو پھاڑتا ہے تُو میرے اس اندھیرے کو صبح میں تبدیل فرمادے اور تُو رات کو سکون کا باعث بناتا ہے۔ میری راتیں تو اس غم سے اندھیری ہو جاتی ہیں اور چین اڑ جاتا ہے تو میری راتوں کو بھی سکون کا باعث بنادے۔ اور سورج اور چاند کو حساب کا ذریعہ بناتا ہے تو میری طرف سے میرا حساب چکا دے اور مجھے فقر سے غنی کردے اور میری سماعت اور میری بصارت اور میری طاقتوں کو اپنے راستہ میں میرے لئے مفید بنا۔

ایک روایت سنن نسائی سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے کہ: "اے اللہ میں کفر اور غربت سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔ (سنن نسائی کتاب الاستعاذۃ)

یہ دعا بھی ایسی ہے جو اس زمانہ میں تو بہت ہی ضروری ہے کیونکہ بسا اوقات فقر بھی کفر پر منتج ہو جاتا ہے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک اور موقع پر فرمایا کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا۔ کہ بعید نہیں کہ غربت کفر میں تبدیل ہو جائے۔ پس اس دور میں جو بڑے بڑے اشتراکی انقلاب آئے ہیں وہ اس بات کا نمونہ ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اس پیشگوئی کے مطابق غربت، کفر میں تبدیل ہو گئی اور یہ سب لوگ خدا کے منکر ہو بیٹھے۔ پس آج کل کے زمانہ میں خصوصیت سے اس دعا کا اہتمام کرنا چاہئے۔

ایک ترمذی کتاب البیوع سے عروہ البارقی کی روایت لی گئی ہے۔ (حضرت عروہ البارقی یہ رضی اللہ نہیں لکھا ہوا لیکن یہ بھی صحابی تھے اور حضرت عروہ البارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا چاہئے) "بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے ایک دینار آپ کے لئے بکری خریدنے کے لئے دیا۔ میں نے دو بکریاں اس دینار سے خرید لیں۔ پھر ان میں سے ایک بکری ایک دینار کے بدلے فروخت کر دی اور اس طرح ایک بکری اور ایک دینار لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ حضور ﷺ کی خدمت میں یہ سارا واقعہ سنایا۔ راوی کہتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے اسے دعا دی کہ اللہ تیرے داہنے ہاتھ سے سودے میں برکت ڈالے"۔ تو جب کسی کی طرف سے سودا کیا جائے تو اس وقت بھی اس خیال سے کہ کسی کا سودا ہے بے احتیاطی نہیں کرنی چاہئے بلکہ کوشش کرنی چاہئے کہ اس سے زیادہ سے زیادہ نفع حاصل ہو۔ تو آنحضرت ﷺ کی یہ دعا ہر اس شخص کے حق میں نازل ہو گی یا مقبول ہو گی جو دوسروں کے سودے ان نیکی کی خصلت کے ساتھ کرتا ہے۔

ایک روایت ترمذی کتاب الدعوات میں حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا ہو اور اس میں لغو اور بے کار باتوں کی کثرت ہو گئی ہو اور اس نے مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا مانگی کہ: "اے میرے اللہ! تو پاک ہے اپنی تمام تعریفوں کے ساتھ۔ یہ گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتے ہوئے جھکتا ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کی اس مجلس میں سرزد ہونے والے قصور کو معاف کردے گا"۔

اب یہ تو روزمرہ کا دستور ہے بسا اوقات لوگ گپوں میں مصروف ہوتے ہیں اور اس میں لغو باتیں بھی آجاتی ہیں تو ایسے موقع پر کچھ نہ کچھ اثر ان کے دل پر پڑتا ہے۔ ایک زنگ سا لگ جاتا ہے جسے دور کرنے کے لئے حضور اکرم ﷺ نے یہ دعا سکھائی۔ پس ایسی مجلسوں سے اٹھ کر آتے ہوئے یہ دعا ضرور مانگنی چاہئے کہ اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے میں بخشش طلب کرتا ہوں۔ تیری طرف توجہ کرتے ہوئے جھکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کے اس مجلس میں سرزد ہونے والے سارے قصور کو معاف فرمادیتا ہے۔

حضرت اُمِّ سَلَمَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ترمذی میں یہ روایت درج ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ دعا کیا کرو کہ "اے اللہ! یہ تیری رات کی آمد اور دن کی روانگی کا وقت ہے"۔ وہ رات جو تو لے کر آتا ہے اس کا وقت آگیا ہے اور وہ دن جو تو لے کر آتا ہے ہم سے روانہ ہو رہا ہے تجھ سے دعا کرنے والوں کی آوازوں کے بلند ہونے کا اور تیرے منادوں کی آوازوں کے بلند ہونے کا وقت آگیا ہے"۔ مغرب کے وقت یہ دعائیں اللہ تعالیٰ کے حضور بلند ہوتی ہیں۔ اور اذانیں بلند ہو رہی ہوتی ہیں۔ خدا کی طرف بلانے والے اپنی آواز بلند کرتے ہیں۔ "تیری عبادت کا وقت آگیا ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں"۔

(سنن ترمذی کتاب الدعوات)

ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت درج ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے پھر یہ دعا کرتے: "اے اللہ! مجھے اس دن عذاب سے بچانا جب تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا یا جمع کرے گا"۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء باب مایدعوبه اذا اوی الی فراشه)

تو صرف اس دعا کے وقت حضور اکرم ﷺ اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں کلہ کے نیچے نہیں رکھا کرتے تھے بلکہ آپؐ کے سونے کا طریق ہی یہی تھا کہ دائیں طرف لیٹتے تھے اور دایاں ہاتھ ہمیشہ اپنے مبارک کلّہ کے نیچے رکھا کرتے تھے۔ تو اس سے اس دعا کی کیا ضرورت ہے فرمایا تو مجھے بھی اٹھائے گا ہر سونے والے کو تو ہی اٹھاتا ہے اور اپنے بندوں کو جمع کرے گا تو اس دن کے عذاب سے مجھے بچالینا۔

ابن ماجہ باب ما یدعو به الرجل اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسیٰ، کتاب الدُّعاء سے یہ روایت لی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے خادم ابوسلام سے مروی ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان یا کوئی انسان یا کوئی بندہ ایسا نہیں جو یہ دعا صبح اور شام کرے رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا یعنی میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔ تو اللہ پر حق بنتا ہے کہ وہ قیامت کے دن اس سے راضی ہو جائے۔

ایک روایت ابن ماجہ سے حضرت جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی سلیمان بن جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ صبح و شام یہ دعائیں کبھی نہ چھوڑا کرتے تھے۔ "اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت چاہتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے اپنے دینی اور دنیوی معاملات میں عفو اور عافیت کا طلبگار ہوں۔ اے اللہ! میرے عیوب ڈھانپ دے اور میرے اندیشوں کو امن میں بدل دے"۔ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا۔ "اور میری حفاظت فرما میرے آگے سے، پیچھے سے، میرے دائیں سے اور میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے۔ اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ کہیں اچانک میرے نیچے سے مجھ پر کوئی مصیبت نہ آپڑے"۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء باب ما یدعو به الرجل اذا اصبح واذاامسی) دائیں بائیں آگے پیچھے اوپر سے حفاظت سے مراد تو اللہ تعالیٰ کی امان ہی ہے۔ ہر پہلو سے اللہ تعالیٰ کی امان ہو اور اللہ تعالیٰ کی امان رسول اللہ ﷺ کو حاصل تھی۔ مگر زمین سے مراد کیا ہے کہ زمین پھٹ جائے۔ مراد یہ ہے کہ وہ زمینی لوگ جب میرے خلاف اٹھ کھڑے ہوں تو مجھے ان سے بھی پناہ دے اور زمین کے پھٹنے سے کئی قسم کے زلزلے وغیرہ بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ اچانک زمین پھٹتی ہے اور دو نیم ہو جاتی ہے جس پر انسان کو کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ تو وہ گناہوں کی وجہ سے نہیں بلکہ ویسے ہی حادثات طبعی کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ اس سے بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔

اب کھانا کھاتے وقت کی دعا۔ کتنی چیزیں ہیں جو ہمیں آگے اپنی نسلوں کو سکھانی ہیں اندازہ کریں۔ ہر چھوٹے سے چھوٹے ادب کو آنحضور ﷺ نے بیان فرمایا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں۔ یہ ترمذی ابواب الاطعمہ سے روایت لی گئی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا جب تم میں کوئی شخص کھانا کھانے لگے تو پہلے اللہ تعالیٰ کا نام لے یعنی بِسْمِ اللّٰہ پڑھے اور اگر شروع میں بھول جائے تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ پڑھے۔

(سنن ترمذی۔ ابواب الاطعمة باب ما جاء فی التسمية علی الطعام)

تو بسم اللہ کی عادت بھی بچپن ہی سے ڈالی جائے تو پڑتی ہے۔ ورنہ بڑے ہو کر بسا اوقات لوگ بسم اللہ پڑھنا بھول جاتے ہیں اور اگر کھاتے وقت یاد آجائے تو پھر یہ ضرور پڑھنا چاہئے بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ۔ اے اللہ تیرے نام کے ساتھ میں کھانا کھاتا ہوں۔ اس سے پہلے بھی جب کھانا شروع کیا تھا تیرے ہی نام سے کھانا کھایا تھا اور کھانا ختم ہونے پر بھی تیرا ہی بابرکت نام لیتا ہوں۔

صحیح مسلم کتاب الاشربہ میں وَہَب بِن کَیْسَان بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں آنحضرت ﷺ کی گود میں تھا۔ میرا ہاتھ پلیٹ میں اِدھر اُدھر جاتا تھا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا: بچے اللہ کا نام لو (بسم اللہ پڑھو) اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اور اپنے سامنے سے کھاؤ (ہر طرف ہاتھ نہ دوڑاتے پھرو)۔

ترمذی کتاب الدعوات سے ایک یہ روایت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ جب کچھ کھانے یا پینے لگتے تو یہ دعا مانگتے: "تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا"۔

کھانا کھانے کے بعد حضور اکرم ﷺ یہ دعا بھی کیا کرتے تھے جو ابی اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کا دستر خوان اٹھالیا جاتا تو آپ یہ دعا کرتے: "تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553-3611

بہت زیادہ تعریفیں،ایسی تعریف جو پاکیزہ ہو اور اس میں برکت ہی برکت ہو۔اے ہمارے رب ایسی برکت جو کافی نہ جانی جائے اور جس سے مستغنی بھی نہ ہوا جاسکے"۔(مسند احمد بن حنبل مسند باقی الانصار)

ایک روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسند احمد بن حنبل میں یوں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے اسے چاہئے کہ وہ یہ دعا کرے:"اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے اس کھانے میں برکت ڈال اور اس کا بہتر حصہ ہمیں کھلا"۔اور جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے اسے چاہئے کہ وہ یہ دعا کرے اے اللہ! اس دودھ میں ہمارے لئے برکت رکھ دے اور ہمیں اور دودھ عطا کر کیونکہ دودھ کے سوا کوئی ایسی چیز نہیں جو خوراک اور مشروب کے طور پر کافی ہو"۔(مسند احمد بن حنبل جلد۱ صفحہ ۲۲۵ مطبوعہ بیروت)اب یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا اس زمانہ میں سائنس دان بھی اقرار کرنے پر مجبور ہیں۔اس زمانہ کا انسان بھی یہ جانتا تھا کہ بچے دودھ پر ہی پلتے ہیں اور ان کی ہر ضرورت دودھ سے پوری ہوتی ہے۔پیاس کی ضرورت بھی دودھ سے پوری ہوتی ہے۔غذا کی ضرورت بھی دودھ سے پوری ہوتی ہے۔ان کے جسم کے تمام اعضاء دودھ سے بنتے ہیں۔دماغ بھی بن رہا ہوتا ہے، جگر بھی بن رہا ہوتا ہے، گردے بھی بن رہے ہوتے ہیں، دانت بھی بن رہے ہوتے ہیں۔انسان حیران رہ جاتا ہے کہ دودھ میں کیا کیا صفات خدا تعالیٰ نے رکھ دی ہیں اس سے یہ ساری چیزیں تخلیق میں آتی ہیں۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم دودھ کو بہترین غذا قرار دیا کرتے تھے اور دودھ بھی دراصل ماں کے دودھ سے بڑھ کر اور کوئی نہیں۔یعنی عورت کے دودھ سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی غذا نہیں ہے۔اب مصنوعی دودھ بنانے والے یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ جس نے ماں کا دودھ نہیں پیا یا عورت کا دودھ نہیں پیا اس کے اندر کوئی نہ کوئی دفاعی مادہ کمزور ہو چکا ہوتا ہے اور بہت سی دفاعی صلاحیتیں ہیں جن سے وہ محروم رہ جاتا ہے۔

ایک روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ترمذی سے لی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دعا کی کہ:"اے اللہ آلِ محمدؐ کے لئے اتنا رزق مقدر کر دے جو ان میں زندگی کی رمق باقی رکھنے کے لئے ضروری ہو"۔(سنن ترمذی کتاب المناقب)۔یعنی آلِ محمدؐ بھوکی نہ رہے اور آلِ محمدؐ میں بہت سے لوگ ہیں جو اس وقت حقیقی آلِ رسول اللہ ﷺ کی ان معنوں میں ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی امّت کے وجود ہیں اور سچے دل سے حضور اکرم پر ایمان لاتے ہیں تو ان کے لئے بھی یہ دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ! آلِ محمدؐ کو اتنا رزق ضرور دے کہ وہ بھوکے نہ مریں ان میں زندگی کی رمق باقی رہے۔

ایک روایت ترمذی کتاب البر والصلہ سے لی گئی ہے۔حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا:"جس پر کوئی احسان کیا گیا ہو اور وہ احسان کرنے والے کو کہے جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا کہ اللہ تجھے بہترین جزا دے۔اس نے شکریہ ادا کرنے کی انتہا کر دی"یعنی اپنی طرف سے بے چارہ کیا جزا دے سکتا تھا اگر اس کے دل سے یہ دعا اٹھی ہو تو اس احسان کرنے والے کو اتنی جزا دے سکتا ہے کہ گویا جزا کی انتہا ہو گئی۔

تسبیح، تکبیر اور تحمید کی برکات کے ذکر میں ایک روایت مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ سے لی گئی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کچھ غریب مہاجر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مال والے بہت ثواب لے گئے اور قائم رہنے والی نعمتوں کے مالک بن بیٹھے۔آپ نے فرمایا وہ کیسے؟انہوں نے عرض کیا وہ اسی طرح نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم پڑھتے ہیں، اسی طرح روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم رکھتے ہیں لیکن اس کے ساتھ وہ خدا کی راہ میں خرچ بھی تو کرتے ہیں اور ہم نہیں کر سکتے۔وہ رضائے الٰہی کی خاطر غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم نہیں کر سکتے۔اس پر حضور ﷺ نے فرمایا:"کیا میں تمہیں ایسی بات نہ سکھاؤں جس کی وجہ سے تم ان لوگوں کے برابر ہو جاؤ اور ان لوگوں سے بڑھ جاؤ جو تم سے بعد میں آئیں گے۔(یعنی اس بات کی برکت سے تم سے کوئی بھی آگے نہ بڑھ سکے گا۔) سوائے اس کے کہ وہ بھی ایسا ہی کرنے لگے جائیں جیسا تم کرو"۔ان مہاجرین نے عرض کی یا رسول اللہ! ایسی بات ضرور بتایئے۔ آپؐ نے فرمایا:"ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہ، اَلْحَمْدُلِلّٰہ اور اَللّٰہُ اَکْبَر پڑھا کرو"۔ایک روایت میں ۳۳،۳۳ بار پڑھ کر اللہ اکبر کو ۳۴ بار پڑھنے کا بھی حکم ہے تو گویا پورا سو ہو جاتا ہے۔چنانچہ یہ صحابہ مطمئن ہو کر چلے گئے اور معلوم ہوتا ہے انہوں نے اپنی طرف سے مخفی طور پر یہ ورد جاری رکھا تاکہ امیروں کو پتہ نہ چل جائے۔ان کو بھی بھنک پڑ گئی۔وہ پھر آنحضور ﷺ کی خدمت میں شکایت لے کر حاضر ہوئے کہ اب تو ہمارے دولتمند بھائیوں کو بھی یہ بات معلوم ہو گئی ہے اور وہ بھی یہی ورد کرنے لگے ہیں۔اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔(میں اس فضل کو کیسے روک سکتا ہوں)۔

ایک روایت سنن ابن ماجہ کتاب الادب میں حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔ وہ صبح کی یا صبح کے بعد کی نماز پڑھ کے فارغ ہوئی تھیں تو حضور ﷺ ان کے پاس سے گزرے جب کہ آپ ذکر الٰہی کر رہی تھیں۔ تو پھر حضور جب واپس آئے یعنی کافی دیر کے بعد جب سورج بلند ہو چکا تھا۔ تو وہ کہتی ہیں یا نصف النہار کے قریب پہنچ چکا تھا اس وقت بھی آپ اسی طرح ذکر الٰہی کر رہی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ جب سے میں تمہارے پاس سے گیا ہوں تو میں نے چار کلمات تین بار پڑھے اور وہ جو کچھ تم نے پڑھا ہے اس سے زیادہ وزنی ہیں۔تم اتنی دیر عبادت کرتی رہی ہو اور میں نے چار کلمات پڑھے لیکن ان کا وزن تمہاری اس ساری تسبیح و تحمید سے زیادہ ہے۔میں نے یہ پڑھا کہ پاک ہے اللہ اس قدر جس قدر اس کی مخلوق ہے یعنی بے انتہا۔اللہ پاک ہے اس قدر جس قدر اس کی ذات اس بات کو پسند کرتی ہے کہ اللہ پاک ہو۔اس کی ذات کا اپنے لئے پاکی پسند کرنے کا تو کوئی آخری مقام نہیں، لا انتہاء ہے۔پھر فرمایا اللہ پاک ہے اس قدر جس قدر اس کے عرش کا وزن ہے۔

اب عرش کا وزن سے مراد لوگ ظاہری طور پر یہ لے لیتے ہیں کہ نعوذ باللہ من ذلک کوئی عرش ہے بڑا بھاری اس کو فرشتوں نے کندھوں پر اٹھایا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ اس پر بیٹھا ہوا ہے حالانکہ ساری زمین و آسمان کو تو اللہ تعالیٰ نے اٹھایا ہوا ہے۔ایک لحہ کے لئے بھی خدا کا فضل اگر اٹھ جائے تو ہر چیز اپنے وجود سے گر کر تباہ ہو جائے کالعدم ہو جائے۔ تو اس کا پھر کیا مطلب ہے کہ جس قدر اس کے عرش کا وزن ہے۔ تو یہاں عرش سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دل ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہی مراد ہے کیونکہ آپ کا دل ہی عرش الٰہی تھا اور اس عرش کا وزن اتنا تھا کہ ساری دنیا کے قلوب مل کر بھی اس وزن کی برابری نہیں کر سکتے تھے۔"اللہ پاک ہے اس قدر جس قدر اس کے کلمات کی سیاہی ہے"یعنی سمندر بھی سیاہی بن جائیں تو اللہ تعالیٰ کے کلمات ختم نہیں ہو سکتے، وہ اتنا پاک ہے۔آنحضورؐ نے فرمایا تو میں نے یہ چار دعائیں مانگی تھیں اور اے ذکر الٰہی میں مصروف خاتون! میری یہ چار دعائیں تیرے سارے ذکر سے آگے بڑھ گئیں۔

ایک روایت سنن الترمذی سے ابواب الدعاء سے لی گئی ہے۔حضرت عبداللہ بن یزید بن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"تسبیح میزان کا نصف ہے اور الحمد اسے بھر دیتی ہے۔اس کا کیا مطلب ہوا۔تسبیح نصف ہے اور حمد اسے بھر دیتی ہے۔ تو اپنے دل سے غیر اللہ کو باہر نکال دینا یہ تسبیح ہے۔ہر غیر اللہ کے تصور کو، ہر خیال کو جو خدا سے دور کرنے والا ہو اپنے دل سے نکال دینا۔اب اس خالی کو جو چیز بھرتی ہے وہ پھر حمد ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم ۔ تو اللہ اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے۔یہ نہیں کہ محض پاک ہے اور خلا ہے اس میں۔وہ حمد سے بھرا ہوا ہے۔ تو فرمایا: تسبیح میزان کا (یعنی وہ پیمانہ جس میں کسی چیز کو تولا جاتا ہے) اس کا نصف ہے اور حمد اسے بھر دیتی ہے۔"اور لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ (کا ثواب) یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہنچنے تک انسان کو کوئی حجاب حائل نہ ہوگا"۔ تو لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ میں یہ دونوں باتیں آجاتی ہیں۔ کوئی معبود نہیں یہ دل کو خالی کرنے والی بات ہے اور اللہ کے ذکر سے وہ دل بھر جاتا ہے۔ پس جو یہ دعائیں کرے گا اسے اللہ سے ملنے میں کوئی روک نہیں سکے گا۔وہ لازماً اپنے رب سے جا ملے گا۔

ان دعاؤں کے ذکر کے بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ارشاد آپ کے سامنے رکھتا ہوں:

"دعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلاء پر ابتلاء آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلاء بھی آجاتے ہیں جو کمر توڑ دیتے ہیں۔ مگر مستقل مزاج، سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے۔ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سرّ یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے کیونکہ جس جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اسی قدر روح میں گدازش ہوتی جائے گی اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہیں۔ پس کبھی گھبرانا نہیں چاہئے اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہئے۔ یہ کبھی بھی خیال کرنا نہ چاہئے کہ میری دعا قبول نہ ہوگی یا نہیں ہوتی۔ ایسا وہم اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے انکار ہو جاتا ہے کہ وہ دعائیں قبول فرمانے والا ہے"۔(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۳۴،۲۳۵)

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواھشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھاکر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ھیں

آج ھی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

قرآن مجید اور دورِ حاضر

(دجال، یاجوج ماجوج کی کارروائیوں اور ایٹمی جنگوں کی بابت پیشگوئیوں کی روشنی میں)

(صالح محمد الہ دین پروفیسر آف اسٹرانومی (ریٹائرڈ) عثمانیہ یونیورسٹی۔ انڈیا)

(دوسری اور آخری قسط)

سورۃ التکویر میں پھر فرماتا ہے:

"وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ" (التکویر: ۸)

یعنی اور مختلف نفوس جمع کئے جائیں گے۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اس زمانہ میں میل جول کی کثرت ہو گی۔ چنانچہ اب مختلف ملکوں سے لوگ تیز سواریوں کی وجہ سے آسانی سے ایک دوسرے سے مل سکتے ہیں۔ ایک ریل کے ڈبہ میں ہی کتنے مختلف علاقوں کے لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ پھر ڈاک خانہ، تار، ریڈیو، ٹیلی ویژن، ٹیلی فون یہ سب ایسی چیزیں ہیں جس نے ساری دنیا کے لوگوں کو آپس میں ملا دیا ہے اور ساری دنیا کو ایک ملک کی طرح کر دیا ہے۔

اس سلسلہ میں بڑی اہم ایجادات گزشتہ صدی میں اور اس صدی میں ہوئی ہیں اور یورپ اور امریکہ کے لوگوں نے نمایاں کام کیا ہے جیسا کہ یاجوج ماجوج کے الفاظ میں اشارہ ہے۔ اس کی وضاحت کے لئے چند نام اور سن ایجاد پیش کرتا ہوں۔

☆...... بائیسکل کی ایجاد ۱۸۳۸ء-۴۰ میں برطانیہ سے Kirkpatrick Macmillan نے کی۔

☆...... موٹر سائیکل کی ایجاد ۱۸۸۵ء میں جرمنی سے Deimler نے کی۔

☆...... پٹرول سے چلنے والی کار کی ایجاد ۱۸۸۸ء میں جرمنی سے Karl Benz نے کی۔ اس سے پہلے کاریں بھاپ (Steam) سے چلتی تھیں۔

☆...... ہوائی جہاز کی ایجاد ۱۹۰۳ء میں Oliver & Willbar Wright نے کی۔

☆...... ٹیلی فون کی ابتدا ۱۸۴۹ء میں اٹلی سے Antonio Maucci نے کی اور اس کی تکمیل ۱۸۷۶ء میں امریکہ کے Alexander Graham Bell نے کی۔

☆...... دنیا کی پہلی ڈاک ٹکٹ ۱۸۴۰ء میں برطانیہ نے جاری کی تھی۔

☆...... گراموفون کی ایجاد ۱۸۷۱ء میں امریکہ کے Thomas Elva Edison نے کی۔

(Source: Monorama Year Book 1999 Page 233)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۸۳۵ء میں پیدا ہوئے تھے اور آپؑ کا وصال ۱۹۰۸ء میں ہوا تھا لہذا یہ ساری اہم ایجادات جن کا بھی میں نے ذکر کیا ہے آپؑ کی زندگی میں ہوئی ہیں۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ محض اتفاق ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آیت الکرسی میں فرمایا ہے کہ جو بھی علم آتا ہے وہ اس کی مرضی سے آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تشریف لانے سے پہلے سائیکل بھی نہیں چل رہی تھی اور آپ کی وفات سے پہلے ہوائی جہاز بھی اڑنے لگ گئے تھے۔ الحمد للہ

ٹیلیویژن کی ایجاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے بعد ۱۹۲۶ء میں برطانیہ کے John Logie Baird اور ۱۹۲۷ء میں امریکہ کے P.T.Farnswork نے کی تھی۔

اس صدی کے شروع میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود تھے۔ ۲۰ نومبر ۱۹۰۱ء کو قادیان میں فونوگراف میں ریکارڈنگ کی ایک بابرکت تقریب منعقد ہوئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس موقعہ کے لئے ایک نظم بھی تحریر فرمائی۔

آواز آ رہی ہے یہ فونوگراف سے
ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے

اب اس صدی کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چوتھے خلیفہ ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت خلافت میں وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ کی پیشگوئی کا ایک بہت ایمان افروز ظہور MTA یعنی Muslim Television Ahmadiyya International کے ذریعہ سے ہوا۔ یہ مسلم ٹی وی لندن سے روزانہ چوبیس گھنٹے جاری ہے اور اس کے ذریعہ اسلام کا پیغام ساری دنیا میں پہنچایا جا رہا ہے۔ ہم اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے اپنے پیارے امام کے دیدار کا شرف حاصل کرتے ہیں اور ان کے روح پرور خطبات اور کلمات سنتے ہیں۔ الحمد للہ۔ دور دور ہونے والے دینی جلسوں کی کارروائیوں کا مشاہدہ کرتے ہیں گویا ایک رنگ میں ان میں شریک ہو جاتے ہیں۔ الحمد للہ۔

"وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ" کی پیشگوئی اس طرح بھی پوری ہوئی ہے کہ ہم خیال لوگوں نے اکٹھے ہو کر اپنی اپنی سوسائٹیاں بنائی ہیں۔ اس وقت دنیا میں بکثرت مختلف سوسائٹیاں پائی جاتی ہیں اور بہت سی سوسائٹیاں بین الاقوامی نوعیت کی ہیں۔

سورۃ التکویر میں پھر فرمایا:

"وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۔ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ" (التکویر ۹،۱۰)

یعنی اور جب زندہ گاڑی جانے والی لڑکی کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ آخر کس گناہ کے بدلے اسے قتل کیا گیا تھا۔

زمانہ جاہلیت میں بعض عرب لوگ بیٹی کی پیدائش پر ایسی شرمندگی محسوس کرتے تھے کہ ایسے زندہ گاڑ دیا کرتے تھے۔ ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ ایک زمانہ آئے گا جبکہ ایسا کرنا قانوناً منع ہو گا اور اگر کوئی ایسا کرے گا تو اسے سزا دی جائے گی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں: "چنانچہ ۱۸۷۲ء میں ایسا قانون حکومت انگریزی نے جاری کر دیا اور اس طرح یہ علامت بھی جو آخری زمانہ سے تعلق رکھتی تھی پوری ہو گئی۔" (تفسیر کبیر از سورۃ التکویر)

اس آیت میں اس طرف اشارہ ہے کہ قانون کا دور ہو گا اور دنیا آپس میں قانون سے باندھی جائے گی۔ عورتوں کے حقوق کا خیال رکھا جائے گا۔ پھر فرمایا: "وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ"۔ (التکویر: ۱۱) یعنی اور جب کتابیں پھیلا دی جائیں گی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ بڑی کثرت سے موجودہ زمانہ میں کتابیں اور اخبارات دنیا بھر میں شائع ہو رہے ہیں۔ یہ بڑی علمی ترقی کا زمانہ ہے۔ بڑی بڑی لائبریریاں کھل گئی ہیں۔ سکول اور کالج اور یونیورسٹیاں دنیا بھر میں پھیل گئے ہیں۔ بڑی تحقیقات اور ریسرچ کا زمانہ ہے۔ پھر علم نے بڑی ترقی کی ہے۔

اس کے بعد سورۃ التکویر میں علم ہیئت کی ترقی کا خاص طور پر اس طرح ذکر آتا ہے کہ:

"وَاِذَا السَّمَاۗءُ كُشِطَتْ"۔ (التکویر: ۱۲)

یعنی اور جب آسمان کی کھال اتاری جائے گی۔ چنانچہ موجودہ زمانہ میں علم ہیئت نے بہت ترقی کی ہے۔ اس زمانہ میں سیر نجوم اور وسعت عالم اور خلق عالم اور اجرام فلکی وغیرہ کے بارے میں غیر معمولی علم کا اضافہ ہوا ہے جو گزشتہ ہزاروں سال میں بھی نہ ہوا تھا۔ بڑی بڑی دوربینیں بن گئی ہیں۔ نہ صرف زمین کی سطح پر بلکہ فضا میں بھی دوربین چکر لگا رہی ہے۔ ایسے آلے نکل آئے ہیں جن سے شعاعوں کو پھاڑ کر بتا دیا جاتا ہے کہ وہ شعاعیں جن ستاروں سے نکل رہی ہیں ان میں کون کون سا مادہ ہے اور ان ستاروں کا درجہ حرارت کیا ہے۔

۱۸۳۸ء میں پہلی دفعہ ایک ستارے کا فاصلہ Trigonometric Parallex کے طریقہ سے ناپا گیا تھا جو دس نوری سال نکلا۔ یہ ستارہ 61 Cygnt کہلاتا ہے اور فاصلہ معلوم کرنے والے کا نام F.W.Bessel ہے۔ یہ ستارہ سورج سے کوئی دس لاکھ گنا زیادہ دور ہے۔ اور اب تو ہم اتنی دور دور کے ستاروں اور کہکشاؤں کے فاصلوں کو معلوم کرتے ہیں جہاں سے روشنی کو ہم تک پہنچنے کے لئے اربوں سال لگتے ہیں۔ گویا اربوں سال پہلے کائنات کیسی تھی اس کا ہم مشاہدہ کرتے ہیں۔ اب یہ مسئلہ خاص طور پر قابل توجہ ہے کہ کہاں کہاں آبادی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو ۱۸۹۶ء میں ہی قرآن مجید کی روشنی میں اپنے مضمون "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں بتا دیا تھا کہ آسمانی اجرام میں آبادی ہے اور وہ لوگ بھی خدا کی ہدایتوں کے پابند ہیں اور ہمارے موجودہ امام نے اپنی کتاب Revelation, Rationality, Knowledge & Truth میں اس موضوع پر مزید قابل قدر وضاحت فرمائی ہے۔

Space Travel یعنی خلاء میں سفر کرنے کا اس آیت میں اشارہ ہے۔ "وَالسَّمَاۗءِ ذَاتِ الْحُبُكِ" (الذاریات: ۸) یعنی قسم ہے رستوں والے آسمان کی۔

۴ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو روس نے اپنا خلائی جہاز Sputnik I بھیجا۔ اس کے بعد اپریل ۱۹۶۱ء میں روسی Yuri Gagrin خلائی جہاز میں زمین کے گرد گھومنے والے پہلے انسان بنے۔ اس کے بعد ترقی ہوتے ہوتے جولائی ۱۹۶۹ء کو امریکہ کے ذریعہ انسان اپنے قدم چاند پر رکھنے میں کامیاب ہو گیا۔ امریکہ کے خلاباز Neil Armstrong اور Edvin Aldrin چاند پر جانے والے پہلے انسان بنے۔ کائنات عالم بہت وسیع ہے۔ انسان اپنے جسم کے ساتھ ایک حد تک ہی خلائی سفر کر سکتا ہے۔ چاند کے سوا کسی اور آسمانی کرہ تک انسان اب تک نہیں پہنچ سکا ہے۔ سورۃ الرحمٰن میں خلائی سفر کا اس طرح ذکر ہے:

"يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ"۔ (الرحمٰن: ۳۴)

یعنی اے جن و انس کے گروہ اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل بھاگو تو نکل کر دکھا دو۔ تم دلیل کے بغیر ہرگز نہیں نکل سکتے۔

یہاں پر جن اور انس سے مراد بڑے لوگ اور عوام ہیں۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ تم کائنات عالم کے دور سے اپنے جسمانی وجود سے نکل نہیں سکتے البتہ علمی لحاظ سے "Powerful Logical Deduction" (یہ الفاظ حضور نے استعمال فرمائے ہیں) یعنی زبردست منطقی استنباط کے ذریعہ حدود کائنات سے نکل سکتے ہو۔

پھر سورۃ التکویر میں آتا ہے:

"وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ"۔ (التکویر: ۱۳) یعنی اور جب جہنم کو بھڑکا دیا جائے گا۔

اس آیت کے ایک معنی یہ ہے کہ اس زمانہ میں گناہ بہت بڑھ جائے گا اور گناہوں کے بڑھنے کی وجہ سے دوزخ انسان سے قریب آ جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جہنم کے بھڑکائے جانے کی پیشگوئی ایسے بھی پوری ہوئی ہے کہ ایسی ہولناک جنگیں ہوئی ہیں جو جہنم کا نمونہ تھیں۔ چنانچہ پہلی عالمی جنگ ۱۸-۱۹۱۴ء میں ہوئی اور بہت تباہی ہوئی تھی۔ اس کے بعد دوسری جنگ عظیم ۴۵-۱۹۳۹ء میں ہوئی جس میں تباہی اور زیادہ ہوئی۔ بالآخر ایٹم بم استعمال میں آیا جس کے ذریعہ انسان نے بہت ہی تکلیف دہ جہنم کا نمونہ دیکھا اور دو ایٹم بموں میں ہی جنگ ختم ہو گئی۔ پہلا بم جاپان کے شہر ہیروشیما (Hiroshima) میں ۶ اگست کو پھینکا گیا جس سے فوراً ستر ہزار لوگ مر گئے۔ دوسرا ایٹم بم ناگاساکی (Nagasaki) پر پھینکا گیا جس سے فوراً چالیس ہزار لوگ مر گئے۔ اس کے علاوہ بہت سے لوگ بری طرح زخمی ہو گئے۔ ہیروشیما پر ایٹم بم گرایا گیا تو بعد میں جاپانی ریڈیو نے بیان کیا کہ اس بم

سے ایسی خطرناک تباہی واقع ہوئی ہے کہ انسان کے گوشت کے لوتھڑے میلوں میل تک پھیلے ہوئے پائے گئے ہیں۔ (تفسیر کبیر، سورۃ الزلزال)۔ پھر جلد ہی جاپان کے بادشاہ ہیروہیٹو (Hirohito) نے ہتھیار ڈال دیئے اور جنگ ختم ہوگئی۔ اندازہ ہے کہ دوسری جنگ عظیم میں ساڑھے پانچ کروڑ لوگ ہلاک ہوئے تھے۔ اب تیسری جنگ عظیم کا خطرہ رہتا ہے جو زیادہ تباہ کن اور ہولناک ہوگی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اپنی خلافت میں اس خطرہ سے متنبہ فرماتے رہتے تھے اور اب ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ متنبہ فرما رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:

"وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ کے ایک معنے یہ بھی ہیں کہ اس وقت خدا تعالیٰ کا ایک نبی آئے گا جس کی مخالفت کی وجہ سے خدا تعالیٰ کا غضب بھڑک اٹھے گا کیونکہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے "وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا" (بنی اسرائیل) ہم اس وقت تک لوگوں پر عذاب نازل نہیں کرتے جب تک اپنا رسول بھیج کر ان پر حجت تمام نہ کرلیں۔

پس اس آیت میں ایک لطیف اشارہ اس امر کی طرف بھی ہے کہ اس وقت خدا تعالیٰ کا ایک مامور آئے گا کیونکہ جب اس کی طرف سے کوئی مامور آتا ہے تو اس کے آنے کے ساتھ جہاں مومنوں کے لئے رحمت کے دروازے کھلتے ہیں وہاں کفار کے لئے عذاب کے دروازے بھی کھول دیئے جاتے ہیں"۔

پھر فرمایا:

"وَاِذَا الْجَنَّۃُ اُزْلِفَتْ"۔ (التکویر:۱۴)، یعنی اور جب جنت کو قریب کردیا جائے گا۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ مَامُور مِنَ اللّٰہ کی بیعت کی وجہ سے جنت کا پانا آسان ہو جائے گا۔ نیز یہ کہ مذہب کی وجہ سے جنت کا پانا ان سے پہلے لوگوں کی نسبت آسان ہو جائے گا۔ نیز یہ کہ مذہب کی حکمتیں اس طرح کھول کر بیان کی جائیں گی کہ لوگوں کے لئے ان کا ماننا اور ان پر عمل کرنا آسان ہو جائے گا۔

چنانچہ دورِ حاضر کا اہم ترین واقعہ اور سب سے زیادہ عظیم الشان خبر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مامور، رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے عاشق صادق، حضرت مرزا غلام احمد قادیانی، مسیح موعود اور امام مہدی اور موعود اقوام عالم کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ جمعہ کی پیشگوئی 'وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ' کے مطابق دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا۔ آپؑ نے لوگوں کو انہی نشانات کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی طرف بلایا اور یہ ایمان افروز مژدہ سنایا کہ

اے سونے والو جاگو کہ وقت بہار ہے
اب دیکھو آکے در پہ ہمارے وہ یار ہے
کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا
لعنت ہے ایسے جینے پہ گر اس سے ہیں جدا

نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی عظیم الشان نعمت دنیا کو دوبارہ ملی۔

سورۃ التکویر میں اس کے بعد کی آیت ہے:

"عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا اَحْضَرَتْ" (التکویر:۱۴)

یعنی اس دن ہر جان جو کچھ حاضر کیا ہے جان لے گی۔ اس میں شک نہیں کہ مرنے کے بعد قیامت ہوگی اور مکمل جزا سزا ہوگی۔ لیکن ایک حد تک جزا وسزا دینا بھی ہوتی ہے جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی مخالفت کرنے والے اس دنیا میں ہلاک ہوگئے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی تفسیر کبیر میں اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں:

"اس دن تقدیر الٰہی خاص طور پر جاری ہوگی اور نتائج اعمال خاص طور پر نکلنے شروع ہونگے۔ مطلب یہ کہ عام زمانہ میں فردی محاسبہ ہوتا ہے لیکن انبیاء کے زمانہ میں قومی محاسبہ ہوتا ہے جیسا کہ آیت "وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا" (بنی اسرائیل) سے ظاہر ہے۔ اور قومی محاسبہ بڑا سخت ہوتا ہے۔ فردی محاسبہ نظر نہیں آتا کیونکہ اس کا تعلق انفرادی طور پر الگ الگ لوگوں سے ہوتا ہے لیکن قومی محاسبہ ایسی چیز ہے جو سب کو نظر آجاتا ہے کیونکہ اس کا تعلق تمام قوم کے ساتھ ہوتا ہے۔ چنانچہ زلازل اور جنگوں کی کثرت سے اس قومی محاسبہ کے دن کا اب اظہار ہو رہا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زلازل سے زمین اس طرح ہلائی جائے گی کہ انسان پکار اٹھے گا "مَا لَھَا" (سورۃ الزلزال)۔ زمین کو کیا ہو گیا ہے کہ عذاب پر عذاب اور تباہی پر تباہی آتی جارہی ہے"۔

سورۃ التکویر میں آگے آتا ہے:

"وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ . وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ"

یعنی اور رات کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں جب وہ خاتمہ کو پہنچ جاتی ہے۔ اور صبح کو جب وہ سانس لینے لگتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ رات کا جانا اور صبح کا آنا تنزل کے دور کے خاتمہ اور ترقی کے نئے دور کے ظہور پر دلالت کرتا ہے اور اسی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔ اسلام کے اس دورِ تنزل پر اللہ تعالیٰ خاموش نہیں رہے گا بلکہ اس کے دور کرنے کے لئے سامان کرے گا۔

ایٹمی دھماکہ کا خطرہ

قرآن کریم کی ان پیشگوئیوں میں جو موجودہ زمانہ کے حالات اور ایجادات سے تعلق رکھتی ہیں بعض ایسی ہیں جو بہت اہمیت اور عالمگیر حیثیت رکھتی ہیں۔ ان میں سے ایک ایٹمی دھماکے کا خطرہ ہے۔ یہ پیشگوئی ایسے وقت میں کی گئی تھی جب کہ انسان کے وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ ایٹمی دھماکہ ہو سکتا ہے۔ لیکن قرآن کریم میں ایسی آیات ہیں جن میں واضح طور پر یہ بیان ہے کہ ایک ننھے سے بے حقیقت ذرہ میں بڑی توانائی کا ایک ذخیرہ پایا جاتا ہے گویا ایک جہنم کی آگ کو اس میں بند کر دیا گیا ہے۔

قرآن مجید میں سورۃ الھمزہ میں اس کا ذکر ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی کتاب میں اس کی ایمان افروز تشریح بیان فرمائی ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے:

"وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَہٗ. یَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗ اَخْلَدَہٗ. کَلَّا لَیُنْبَذَنَّ فِی الْحُطَمَۃِ . وَمَآ اَدْرٰکَ مَا الْحُطَمَۃُ. نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَۃِ . اِنَّھَا عَلَیْھِمْ مُّؤْصَدَۃٌ . فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ"۔ (الھمزۃ:۲تا۱۰)

یعنی ہلاکت ہو ہر غیبت کرنے والے سخت عیب جُو کے لئے۔ جس نے مال جمع کیا اور اس کا شمار کرتا رہا۔ وہ گمان کیا کرتا تھا کہ اُس کا مال اُسے دوام بخش دے گا۔ خبردار! وہ ضرور حُطَمَہ میں گرایا جائے گا۔ اور تجھے کیا بتائے کہ حُطَمَہ کیا ہے۔ وہ اللہ کی آگ ہے بھڑکائی ہوئی۔ جو دلوں پر لپکے گی۔ یقیناً وہ اُن کے خلاف بند رکھی گئی ہے۔ ایسے ستونوں میں جو کھینچ کر لمبے کئے گئے ہیں۔

ایک زاویہ سے دیکھیں تو یہ سورۃ اُخروی زندگی پر چسپاں ہوتی ہے اور دوسرے زاویہ سے دیکھیں تو اس میں ایٹم بم کے بارے میں پیشگوئی ہے۔ اس چھوٹی سی سورۃ میں ایسی حیرت انگیز باتیں پائی جاتی ہیں جن کی پہنچ اُس زمانہ کے لوگوں کو نہ تھی۔ کیا یہ تعجب انگیز بات نہیں ہے کہ بعض گنہگاروں کو حطمہ میں ڈال دیا جائے گا جو باریک ترین ذرات ہونگے۔

عربی لفظ حُطَمَہ کے دو Root ہیں۔ ایک تو حُطَمَہ جس کے معنے ہیں کہ پیس کر چھوٹے سے چھوٹے ذرات بنا دینا اور دوسرا حِطَمَہ ہے جس کے معنے ہی چھوٹے سے چھوٹا بے حقیقت ذرہ۔ الغرض جب کسی چیز کو توڑ توڑ کر اس کی چھوٹی سے چھوٹی بناوٹ تک لایا جائے تو اسے حِطَمَہ کہتے ہیں۔

لہٰذا حُطَمَہ میں Atom کا تصور پنہاں ہے۔ لفظ حُطَمَہ صوتی لحاظ سے بھی لفظ ایٹم سے ملتا جلتا ہے۔ پھر قرآن مجید بتاتا ہے کہ اس حُطَمَہ کے اندر ایک بھڑکتی ہوئی آگ ہوگی اور لمبے ستونوں میں مقید ہوگی اور جب انسان کو اس میں ڈالا جائے گا تو وہ سیدھا اس کے دل تک پہنچ جائے گی۔ عام طور پر آگ پہلے جسم کو جلاتی ہے اور پھر اس کا اثر دل پر ہوتا ہے لیکن یہاں پر بالکل مختلف قسم کی آگ کا ذکر ہے جو جسم کو جلانے سے پہلے دل کو ختم کر دے گی۔ یہاں پر ایک آدمی کی ہلاکت کا ذکر نہیں بلکہ عمومی رنگ میں تباہی کا ذکر ہے۔ موجودہ زمانہ میں اس تباہی کا تصور کرنا ممکن ہے کیونکہ انسان نے اب ایٹم کے راز معلوم کر لئے ہیں اور اس کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ایٹم کے اندر سے کس قدر توانائی حاصل کی جا سکتی ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے جبکہ آگ باریک ترین ذرات میں بند ہے وہ ہزاروں مربع میل کے علاقوں کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے۔

الغرض قرآن مجید کی وہ باتیں جو چودہ سو سال پہلے سمجھ میں نہیں آسکتی تھیں وہ اب سمجھ میں آرہی ہیں۔ چودہ سو سال پہلے لوگ یہی سمجھتے ہونگے کہ اس سورۃ میں جو آگ کا نقشہ کھینچا گیا ہے وہ صرف مرنے کے بعد کی دوزخ ہے اور اس دنیا سے اس کا تعلق نہیں ہے لیکن موجودہ زمانہ کا علم ہمیں بتلاتا ہے کہ اس میں موجودہ زمانہ کے ایٹمی دھماکے کا نقشہ ہے۔

جو لوگ اس علم میں مہارت رکھتے ہیں وہ بتاتے ہیں کہ دھماکہ سے پہلے مادہ لمبا ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم نے لمبے ستونوں کا ذکر کیا ہے اس کے بعد ایک ہولناک دھماکہ کی صورت میں پھٹتا ہے۔ دھماکہ کے وقت بہت سے Gammarays، Neutrons اور Xrays ایٹم سے نکلتے ہیں۔ Xrays کے ذریعہ شدید گرمی پھیلتی ہے جو جلا دیتی ہے لیکن اس حرارت سے زیادہ تیز رفتار سے Gammarays پھیلتے ہیں اور وہ اپنی Vibrations سے یعنی اپنی حرکات سے دل کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ لہٰذا موت Xrays کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی شدید گرمی سے نہیں آتی بلکہ Gammarays کی شدید توانائی سے آتی ہے جو دل پر حملہ کر دیتی ہے۔ الغرض قرآن مجید کا بیان نہایت بصیرت افروز ہے۔

سورۃ الدخان میں ہلاک کردینے والے دھوئیں کا ذکر ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے:

"فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ . یَّغْشَی النَّاسَ. ھٰذَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ" (الدخان ۱۲،۱۱)

یعنی پس تو اس دن کا انتظار کر جس دن آسمان پر ایک کھلا کھلا دھواں ظاہر ہوگا۔ جو لوگوں پر چھا جائے گا۔ یہ دردناک عذاب ہوگا۔

حضرت مصلح موعودؓ تفسیر صغیر میں تحریر فرماتے ہیں: "یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ اس آیت میں ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کا ذکر ہے جس کے پھینکنے پر تمام جو میں دھواں پھیل جاتا ہے اور ان بموں کو اس وقت سائنسدان قیامت کا پیش خیمہ بھی بتا رہے ہیں"۔ اس کے بعد کی آیات یہ ہیں:

"رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ. اَنّٰی لَھُمُ الذِّکْرٰی وَقَدْ جَآءَ ھُمْ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ. ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْہُ وَ قَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ"۔ (الدخان:۱۳تا۱۵)

یعنی (لوگ اس کو دیکھ کر کہیں گے) اے ہمارے رب! ہم سے یہ عذاب ٹلا دے۔ ہم ایمان لے آتے ہیں۔ اس دن ایمان لانے کی توفیق ان کو کہاں سے ملے گی حالانکہ ان کے پاس ایک حقیقت کو کھول کر بیان کرنے والا رسول آچکا ہے (جس کو انہوں نے نہیں مانا) اور اس سے پیٹھ پھیر کے چلے گئے اور کہنے لگے یہ کسی کا سکھایا ہوا پاگل ہے"۔

(ترجمہ از تفسیر صغیر)

مصیبت کے وقت انسان خدا کی طرف توجہ کرے گا لیکن معافی طلب کرنے اور بچنے کا وقت گزر چکا ہوگا۔ اس وقت ایٹمی دھماکہ کی تباہی سر پر کھڑی ہے لیکن انسان ہے کہ اس پر بالکل غور نہیں کر رہا ہے کہ اس کی حقیقی وجہ کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے

کہ انسان کے بداعمال کی وجہ سے یہ عذاب ہے۔ ایک سائنس دان محض مادی وجوہات کو دیکھتا ہے لیکن قرآن مجید اخلاقی اور روحانی امور کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ قرآن مجید سائنس کی باتوں کو صحیح تناظر میں پیش کرتا ہے لیکن اس کا مقصد صرف یہی نہیں ہے کہ سائنس سکھائے بلکہ وہ اس کے ساتھ تنبیہ کرتا ہے۔ وہ یہ بھی بتاتا ہے کہ اس تباہی کا کیوں ہم کو سامنا ہے۔ وہ ہمیں بتاتا ہے کہ اس تباہی کے ہم خود ذمہ دار ہیں۔ اگر انسان بچنا چاہے تو وہ اپنی اصلاح کرے اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق اپنے کردار میں تبدیلی کرے جس سے ایسا معاشرہ پیدا ہو جس میں عدل اور انصاف ہو۔ بنیادی انسانی قدروں کو دوبارہ قائم کرنے کی ضرورت ہے جیسے سچائی، امانت، عدل وانصاف، ہمدردی، دوسروں کی تکلیف کا احساس اور ان سے حسن سلوک۔ اگر ان اقدار کو قائم نہیں کیا جائے گا تو تباہی آجائے گی۔

سورۃ القمر میں ذکر ہے کہ سابقہ قوموں نے اس تنبیہ کی پرواہ نہ کی جو خداتعالیٰ کے رسولوں کے ذریعہ ان کو دی گئی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان پر عذاب آگیا اور وقت گزر جانے کے بعد توبہ کرنا فائدہ مند نہ رہا۔ قرآن مجید فرماتا ہے:

"وَلَقَدْجَآءَ هُمْ مِنَ الْاَنْبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ. حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرِ"۔ (القمر: ۵،۶)

یعنی "اور ان کے پاس ایسے حالات پہنچ چکے ہیں جس میں تنبیہ کا سامان موجود تھا۔ نیز ایسی حکمت کی باتیں بھی تھیں جو اثر کرنے والی تھیں لیکن افسوس کہ (ڈرانے والے) نے ان کو کوئی فائدہ نہ دیا"۔

ایٹمی تباہی کے نتائج کا ذکر سورۃ طٰہٰ میں بھی ہے۔ سورۃ طٰہٰ کی آیات سے یہ استنباط ہوتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں دنیا کی بڑی طاقتیں جو پہاڑوں کی طرح ہیں ان کے کبر اور گھمنڈ ٹوٹ جائیں گے لیکن بنی نوع انسان کا خاتمہ نہیں ہوگا۔

قرآن مجید فرماتا ہے:

"يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّىْ نَسْفًا. فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا. لَا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّ لَا اَمْتًا. يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِىَ لَا عِوَجَ لَهٗ. وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا۔ (طٰہٰ: ۱۰۶ تا ۱۰۹)

یعنی "اور وہ تجھ سے پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تُو کہہ دے کہ انہیں میرا ربّ ریزہ ریزہ کردے گا۔ پس وہ انہیں ایک صاف چٹیل میدان بنا چھوڑے گا۔ تُو اس میں نہ کوئی کجی دیکھے گا اور نہ نشیب و فراز۔ اس دن وہ اس دعوت دینے والے کی پیروی کریں گے جس میں کوئی کجی نہیں۔ اور رحمان کے احترام میں آوازیں نیچی ہو جائیں گی اور تُو سرگوشی کے سوا کچھ نہ سنے گا"۔

ان آیات کے تعلق سے حضرت مصلح موعودؓ نے تفسیر صغیر میں یہ نوٹ دیا ہے:

"جب دوسری قوموں پر تباہی آنی شروع ہوگی اور پہاڑ جیسی مضبوط قومیں تباہ ہو کر زمین سے لگ جائیں گی تب لوگ اس نبی کو ماننے لگ جائیں گے جس کی تعلیم میں کوئی کجی نہ ہوگی۔ یعنی محمد رسول اللہ ﷺ۔ جیسا کہ قرآن کریم میں قرآنی تعلیم کی بار بار یہی تعریف آئی ہے"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ایک حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرے گا۔ پہاڑ کا لفظ بطور استعارہ ہے اور اس سے مراد طاقتور حکومتیں اور اقوام ہیں۔ قرآن مجید بتاتا ہے کہ ان کے کبر ٹوٹنے کے بعد وہ اس بات کے لائق ہو جائیں گے کہ آنحضرت ﷺ کی دعوت کو قبول کریں۔ آنحضرت ﷺ وہ داعی الی اللہ ہیں جن میں کوئی کجی نہیں۔ ایسی بڑی تباہی بڑے شدید ایٹمی دھماکوں کے نتیجہ میں ہو سکتی ہے۔ اس سخت تنبیہ کے ساتھ یہ امید افزا پیغام بھی ہے کہ نوع انسانی کا خاتمہ نہیں ہوگا اور پھر سے ایک نیا دور آئے گا جو نور کا دور ہوگا۔ اگر انسان نے اپنی اصلاح پہلے نہیں کی تھی تو پھر بعد میں اپنی غلطیوں کا کچھ نتیجہ بھگتنے کے بعد وہ اپنی اصلاح کرنا سیکھ لے گا۔

اس ضمن میں یہ اہم بات یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ رحمٰن اور رحیم ہے اور عذاب کے بارے میں پیشگوئی خواہ وہ کتنی ہی واضح کیوں نہ ہو توبہ سے ٹل سکتی ہے جیسا کہ قرآن مجید نے حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کے نمونہ کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے ندامت سے توبہ کی تھی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو باوجود عذاب کی پیشگوئی کے عذاب سے بچالیا تھا۔ گو موجودہ صورت حال میں انسان کی اخلاقی قدروں کے مسلسل زوال کی وجہ سے بچنے کی صورت نظر نہیں آرہی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے کہ وہ بچالے۔ اگر ہم اس کے حضور دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عذابوں سے ڈراتے ہوئے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہونگے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہونگے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیروزبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔

اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا:

"وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا"

اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ"۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۸۔۲۶۹)

{مکرم پروفیسر صالح الہ دین صاحب نے جلسہ سالانہ قادیان نومبر ۱۹۹۹ء کے تیسرے دن کے پہلے اجلاس میں یہ مقالہ پڑھ کر سنایا}

نادر تاریخی تصاویر

"خلافت لائبریری" ربوہ میں سلسلہ احمدیہ کے پرانے بزرگوں خصوصاً صحابہ کرام اور دیگر خدام کی نادر تاریخی تصاویر محفوظ رکھنے کا انتظام موجود ہے۔ تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اگر ان کے پاس اپنے بزرگوں سے متعلق تاریخ تصاویر موجود ہیں تو خلافت لائبریری سے رابطہ قائم فرماویں۔ آپ کی تاریخی تصاویر سے لائبریری کے لئے نئی تصاویر تیار کی جائیں گی۔ اصل تصاویر پوری حفاظت کے ساتھ آپ کو واپس کر دی جائیں گی۔ امید ہے کہ احباب اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔

(انچارج خلافت لائبریری)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

ٹیلی فون کارڈ

جرمنی سے دنیا بھر میں سستے ٹیلی فون کرنے کے کارڈ ہمارے پاس دستیاب ہیں۔ ۱۰ عدد سے زیادہ پوسٹ کے ذریعہ حاصل کرسکتے ہیں۔
پاکستان ۳۰ مارک کے کارڈ سے ۴۰ منٹ تک بات کریں

مزید معلومات کے لئے
مسعود احمد
Tel: 06233 480056 Fax: 06233 480057
Mobile: 0171 9073453

Malik Food

سیل زبردست سیل ۳۱ رجولائی ۲۰۰۰ء تک
Malik Food والوں کی طرف سے فخریہ پیشکش

جرمن بکرے کا تازہ حلال گوشت (سالم بکرا)	10-00 DM (فی کلو)
چپاتی آٹا (۱۰ کلو)	7-00 DM
پاکستانی کرنل باسمتی چاول (فی ۱۰ کلو)	32-00 DM
دال مونگ، دال چنا، دال مسور، دال ماش (۲ کلو)	4-95 DM
احمد کے اچار (ایک کلو)	5-50 DM
ابلے چنے (۱۲ ڈبے)	7-50 DM
پاکستانی سبزی (ایک کلو)	6-50 DM

پاکستانی آم بارعایت خریدیں

تھوک اور پرچون پر بھی سامان حاصل کریں۔ شادی بیاہ اور دیگر پارٹیوں کے موقع پر پکا پکایا لذیذ اور عمدہ کھانا زردہ یا کھیر، گوشت قورمہ، گوشت پلاؤ، اوون روسٹ مرغی ۹ مارک فی کس۔ اور کھانا پکانے کا بھی معقول انتظام ہے

Eckenheimer Landstr. 300 . 60435 Frankfurt / M
Tel: (069) 543628 Fax: (069) 954 10982

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ

ممبرات لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کی

مجلس سوال وجواب

(منعقدہ ۹؍ جنوری ۲۰۰۰ء)

لجنہ اماء اللہ پاکستان کے تعاون سے مرتب کی گئی

(۹؍ جنوری ۲۰۰۰ء کو چند ممبرات لجنہ اماء اللہ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ایم ٹی اے لندن کے سٹوڈیو میں ملاقات کی سعادت حاصل کی اور اس مجلس میں انہوں نے کچھ سوالات دریافت کئے۔ ہمیں امید ہے کہ افراد جماعت ایم ٹی اے کے ذریعہ ان مجالس کو براہ راست دیکھ اور سن کر بھرپور طور پر فیضیاب ہوتے ہونگے۔ تاہم ریکارڈ کی غرض سے نیز ایسے افراد کی سہولت کے لئے جو کسی وجہ سے اصل پروگرام کو دیکھ اور سن نہیں سکے ذیل میں اس نہایت مبارک، دلچسپ، مفید اور معلوماتی مجلس سوال وجواب میں پوچھے جانے والے سوالات میں سے بعض سوال مع جوابات ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے)۔ (ادارہ)

☆......☆......☆

سوال: اعتکاف کا لفظی مطلب کیا ہے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: کسی چیز پر سہارا کرنا، کسی چیز کو پکڑ کر بیٹھنا اس کو کہتے ہیں اعتکاف۔ تو معتکف وہ ہے جو اللہ کے دروازے کو پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔

سوال: میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی مجاہدہ ہوں۔ میرا سوال یہ ہے کہ وقف نو کے بچوں کے لئے سب سے ضروری اور اہم بات کون سی ہے۔

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا وقف نو کے بچوں کو یہ احساس بچپن سے دینا چاہئے کہ ہم اللہ کی خاطر وقف ہو گئے ہیں۔ اور خاص طور پر لڑکیاں جو ہیں ان کے لئے مسئلہ ہے جب وہ بڑی ہو جائیں تو پھر دوبارہ وقف کی تجدید کرنی پڑتی ہے۔ سب بچوں کو کرنی پڑتی ہے۔ ماں باپ نے وقف کر دیا جب خود بڑے ہو گئے، بالغ ہو گئے تو پوچھا جائے گا کہ بتاؤ اب کیا ارادہ ہے۔ لڑکیوں کی ہمیں مشکل یہ پڑتی ہے کہ ان کا خاوند بھی وقف ہو اور ضروری تو نہیں کہ واقف زندگی سے رشتہ ہو ورنہ بچیاں بیچاری اپنے بس میں نہیں رہتیں۔ وہ زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتی ہیں کہ جہاں بھی جائیں وقف کی روح کے ساتھ جائیں اس خیال سے کہ ہم وقف ہیں یا وقف رہنا چاہتی ہیں تو جو بھی ان کو توفیق ہو اس کے مطابق خدمت کریں۔

☆......☆......☆

سوال: جامعہ احمدیہ جیسے ادارے عورتوں کے لئے کیوں نہیں ہیں؟

جواب: حضور نے فرمایا: جامعہ احمدیہ جیسے ادارے کسی زمانے میں عورتوں کے لئے بھی ہوا کرتے تھے۔ مگر حالات بدل گئے ہیں۔ ربوہ کے جو حالات ہیں جس طرح مشکل پڑی ہوئی ہے۔ ہمارا ایک کالج تو ان سے برداشت نہیں ہوتا تو جامعہ احمدیہ عورتوں کے لئے کیسے برداشت کریں گے۔ اس لئے مجبوراً ہم نے یہ چھوڑ دیا ورنہ پرانے زمانہ کے جامعہ کے پڑھے ہوئے ابھی تک چل رہے ہیں .... بہرحال پرانے زمانے کی جامعہ کی پڑھی ہوئی ایسی خواتین تھیں جنہوں نے بہت دین کی خدمت کی ہے۔ تو جب بھی وقت آئے گا اللہ میاں کی مرضی ہو گی تو ہم انشاء اللہ خواتین کے لئے بھی جامعہ بنا دیں گے۔

سوال: صرف صحابہ کے نام کے ساتھ ہی کیوں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ آتا ہے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ اصطلاح بن گئی ہے پرانے زمانے سے چلی آرہی ہے۔ قرآن کریم میں جب صحابہ کا ذکر آتا ہے تو اس میں آتا ہے رضی اللہ عنہم اللہ کی رضوان ان کو حاصل تھی۔ اس وقت سے یہ اصطلاح بن گئی ہے کہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہتے ہیں۔

سوال: دعائے قنوت صرف وتروں میں پڑھی جاتی ہے، باقی نمازوں میں کیوں نہیں پڑھتے؟

جواب: حضور نے فرمایا: اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو سکھایا ہے وہی ہم کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ باقی نمازوں میں نہیں پڑھا کرتے تھے۔ صرف وتروں میں پڑھا کرتے تھے۔

سوال: عربی زبان کب شروع ہوئی اور کس نے شروع کی؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نکتہ پیش کیا کہ سب سے پہلے عربی زبان اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبیوں کو عطا ہوئی اور نبیوں میں صرف حضرت آدمؑ کو نہیں اس سے پہلے بھی عربی زبان بولی جاتی تھی۔ اور نہ بولنے والے جانور اور بولنے والے جانور میں بہت بڑا فاصلہ ہے۔ بندر وغیرہ جن کو لوگ کہتے ہیں کہ انسان سے پہلے تھے ان میں اور انسان میں دیکھو کتنا فاصلہ بڑھ گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ یہ الہامی زبان ہے۔ کیونکہ اسی زبان میں قرآن نازل کرنا تھا اس لئے اس زبان کو خدا نے خود سکھایا ہے۔ بندوں نے خود نہیں زبان ایجاد کی۔ پھر جب یہ مختلف ملکوں میں پھیلی تو ملکوں کی آب و ہوا اور دوسرے اثرات سے رفتہ رفتہ بدلتی گئی۔ اور حضرت مسیح موعودؑ نے ایک کتاب ''منن الرحمٰن'' لکھی جس میں ثابت کیا ہے کہ جہاں جہاں بھی عربی زبان نئے بھیس میں آئی ہے اس کو واپس عربی سے Trace کر سکتے ہیں اور بارہ اصول پیش کئے۔ اس پر حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر فیصل آباد نے بہت کام کیا۔ کم سے کم بیالیس زبانیں مجھے یاد پڑتا ہے کہ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے بیان کردہ اصولوں کے پیش نظر ان کو واپس عربی میں Trace کیا اور یہ کسی اور زبان میں نہیں ہو سکتا۔ دوسری زبانوں کو Trace کرنے کی کوشش کرو تو عربی میں Trace ہو جائیں گی۔ باقی زبانیں اس زبان سے Trace نہیں ہوتیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص اعجاز ہے اور خدا ہی نے یہ زبان سکھائی ہے۔

سوال: ہمیں پتہ ہے کہ جب موت کا دن آئے گا تو ہماری روحیں اللہ تعالیٰ کے پاس جائیں گی۔ میرا سوال یہ ہے کہ روحیں جسم میں کدھر ہوتی ہیں؟

جواب: حضور نے فرمایا: روح ایک ایسی چیز ہے جو بدن میں ہر جگہ ہے اور کسی ایک جگہ نشان لگا کے یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہاں روح ہے۔ روح کے متعلق جب سوال کیا گیا تھا کفار کی طرف سے کہ روح کیا چیز ہے؟ قرآن کریم نے اس کا جواب دیا: اللہ کا حکم ہے بس۔ اس کی وجہ سے روح پڑتی ہے اور بچے میں بھی پہلے زندگی تو ہوتی ہے مگر روح بعد میں آتی ہے جب اس عمر کو بچہ پہنچ جائے اگر Deliver ہو تو زندہ رہ سکتا ہے۔ وہ بچہ جو ہے اسکے اندر روح ہوتی ہے اس روح کو چھوا نہیں جا سکتا۔ اس پر مختلف ممالک میں بہت تحقیق ہوئی ہے۔ Russia میں بھی ہوئی۔ وہ کہتے ہیں انسان کا جسم کٹ بھی جائے کہیں سے تو روح اس حصے کو یاد رکھتی ہے۔ تو یہ یادداشت جو ہے یہ روح کی یادداشت ہے۔ اس لئے روح کو کوئی پن پوائنٹ نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے یہ اللہ کی طرف سے جب جسم سے جدا ہو گی تو پھر ہی پتہ لگے گا۔

سوال: حضور کا شراؤڈ (Shroud) کے بارہ میں کیا خیال ہے اور یہ اٹلی کیسے پہنچا؟

جواب: حضور نے فرمایا: اس کی بڑی لمبی کہانی ہے۔ شراؤڈ کے متعلق مختلف زمانوں میں مختلف نظریات رہے ہیں۔ تعجب کی بات ہے کہ شراؤڈ پر جو تصویر ہے وہ نیگیٹو (Negative) ہے Positive نہیں ہے۔ شراؤڈ پر نیگیٹو تصویر کیسے بن گئی ابھی کیمرہ ایجاد بھی نہیں ہوا تھا۔ مصنوعی بنایا ہوا ہوتا تو وہ Positive تصویر ہونی چاہئے تھی Negative آرٹسٹ بنا ہی نہیں سکتا۔ تو جب انہوں نے شراؤڈ کی تصویریں اتاریں تو حیران ہوئے دیکھ کر کہ یہ تو Negative تصویر ہے اور اس وقت اس کے اوپر تحقیق شروع ہوئی۔ سائنٹسٹ اکیڈیمیز وغیرہ نے غور کیا، اس کی مختلف وقتوں میں تصاویر اتاریں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی ذریعہ سے حضرت مسیح کی اس وقت فوٹوگرافی کی تھی جب وہ کفن میں لپیٹے گئے تھے۔ اور بہت سی تحقیقیں ہوئی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب زلزلہ آیا تھا تو حضرت مسیح اندر تھے اور پہاڑ پھٹے ہیں اندر سے گیسیں نکلی ہیں فلسطین میں جو گیسیں پائی جاتی تھیں ان کے متعلق بھی تحقیق ہوئی تو سلفر (Sulphur) اور امونیا (Ammonia) یہ دو گیسیں وہاں سے نکلتی ہیں اور وہاں سے امونیا ایکسپورٹ بھی ہوتی ہے، فلسطین کے علاقے سے۔ امونیا سے نیگیٹو تصویر بن سکتی ہے اور سلفر اس کو Fix کر دیتی ہے۔ پھر روشنی بھی پڑ جائے تو کچھ نہیں ہوتا۔ تو اللہ تعالیٰ کی اس زمانے کی فوٹوگرافی تھی جس کے نتیجہ میں کفن پر نیگیٹو تصویر بن گئی۔ اس کفن کو لوگوں نے جھوٹا بھی بنانے کی کوشش کی کیونکہ اس کفن کی کہانی یہ تھی کہ جو شخص بھی اس میں لیٹا ہوا تھا اس کا مطلب ہے وہ ابھی زندہ تھا۔ خون اگر کھڑے ہوئے گرتا تو نیچے قطرے گرنے چاہئیں، نیچے کی طرف جانے چاہئیں اور اگر آدمی لیٹا ہوا ہو تو جہاں ہاتھ ہو اس کے نیچے خون گرے گا اور جہاں پاؤں ہو اس کے نیچے خون گرے گا تو اس پہلو سے کفن کو عیسائیوں نے سمجھا کہ یہ تو بہت خطرناک ہے۔ یہ مسیح کا نہیں یہ تو ہمارے عقائد کا کفن ہے۔ بڑی کوششیں کیں۔ ناسا (NASA) کی بھی تحقیق ہوئی اس میں بھی بہت سے عیسائی پادری شامل تھے اور انہوں نے اس کو اپنے مطلب پر ڈھالنے کی کوشش کی مگر اس کے مقابل پر جو دوسرے لوگ تھے وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بالکل جھوٹ ہے یہ تصویر نیگیٹو بن ہی نہیں سکتی تھی اگر مسیح زندہ نہ ہوتا۔ تو یہ خلاصہ ہے اس کہانی کا اور اس پر ابھی بھی تحقیق ہوتی رہتی ہے۔

سوال: سعودی حکومت نے احمدیوں کو حج سے روکا ہوا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ احمدی غیر مسلم ہیں اس لئے حج نہیں کر سکتے۔ کیا کسی اور کو بھی حج کرنے سے روکا گیا ہے اور اگر روکا گیا ہے تو کہاں؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سعودی عرب نے روکا ہوا ہے یہ ایک واہمہ ہے۔ سب کو ہر جگہ نہیں روکا ہوا۔ صرف پاکستان سے حج کے نام پر لوگ نہیں جا سکتے ورنہ سب ملکوں سے جاتے ہیں۔ انگلستان سے بھی جاتے ہیں، افریقہ کے سب ممالک سے جاتے ہیں اور باقاعدہ ملکوں کے وفودان کے Official نمائندے ہوتے ہیں۔ ایک موقع پر سعودی عرب نے اعتراض کیا تھا نائجیریا کی بات ہے۔ انہوں نے کہا تھا ہم نے جن کو ممبر بنایا ہے اگر یہ نہ گئے تو اس سال تمہارے پاس کوئی بھی نہیں جائے گا حج کے لئے، نائجیریا خالی رہے گا۔ پھر بھی ان کو حج کرنے کا موقع ملا اور آفیشل مہمان بن کے حج کیا۔ تو یہ واہمہ بالکل غلط ہے۔

☆......☆......☆

سوال: اگر ایک احمدی عورت پولیس فورس میں شامل ہونا چاہے اور اس حالت میں اگر اس کو بھاگنا پڑے مثلاً چور کے پیچھے بھاگے تو اس حالت میں وہ پردہ کیسے کرے گی جبکہ پردہ کسی کام میں روک نہیں ہے؟

جواب: حضور نے فرمایا کہ جب پولیس میں داخل ہو گی تو پردہ کیسے کرے گی؟ چور کے پیچھے بھاگے نہ بھاگے یہ تو بیہودہ خیال ہے۔ پولیس میں احمدی عورتوں کو نہیں جانا چاہئے۔ کئی قسم کی ایسی ذمہ داریاں ان پر پڑتی ہیں جو ان کے لئے اچھی نہیں ہیں۔ ان کی حفاظت کا سامان نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اگر پولیس میں جانے کا خیال ہے تو اس کو دل سے نکال دو۔

سوال: عید کے بعد جو چھ نفلی روزے ہوتے ہیں ان کی کیا اہمیت ہے اور یہ کیسے شروع ہوئے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: عید کے بعد جو نفلی روزے ہیں یہ آنحضرت ﷺ نے شروع کئے تھے اور جن لوگوں کو توفیق ہو رکھنے کی ان کو رکھنے چاہئیں۔ اس سے ان کی ایک قسم کی وصیت ادا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ۳۰ روزے میں چھ اور ڈال لو تو ۳۶ بن گئے اور سال کے ۳۶۵ دن اور ۳۶ روزے یہ ان کی گویا وصیت ہو گئی تو بدن کی بھی وصیت ہو جاتی ہے۔ اس پہلو سے جو رکھ سکتے ہیں جن کو توفیق ہو وہ رکھیں شوق سے۔ بعضوں کو رمضان میں ہی مشکل ہوتی ہے اور ان کے لئے زائد روزے رکھنا طبیعت کے لحاظ سے یا بیماری کے لحاظ سے آسان نہیں ہوتا۔ اس لئے ان کو اجازت ہے وہ بیشک نہ رکھیں مگر جن کو توفیق ہو وہ ضرور رکھیں۔

سوال: قرآن مجید نے فری میسنز کا کیا ذکر کیا ہے؟

جواب: حضور نے جواباً فرمایا: قرآن شریف میں فری میسنز کا کوئی ذکر نہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود کے الہام سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کوئی بڑی خطرناک موومنٹ ہے اور وہ ہر جماعت میں داخل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ انگلستان میں بھی حکومت پر فری میسنز چھائے ہوئے ہیں۔ کئی دفعہ تحقیق ہوئی ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانے میں جبکہ ہندوستان میں فری میسنز کا کسی کو پتہ بھی نہیں تھا۔ حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا کہ فری میسنز مسلط نہیں کئے جائیں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ جماعت کی حفاظت فرمائے گا۔ اور صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس میں فری میسنز کا کوئی دخل نہیں۔

سوال: تلاوت قرآن کے دوران جو سجدے آتے ہیں ان کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: مختلف روایتیں ہیں۔ بعض کے مطابق تو بعض ائمہ نے تجویز کیا ہے کہ یہاں سجدہ کر لینا چاہئے۔ مثلاً ایک سجدہ کے مقام پر لکھا ہوا ہے عندالشافعی یعنی حضرت امام شافعی کا خیال تھا کہ یہاں سجدہ کر لینا چاہئے۔ بعض جگہ کچھ بھی نہیں لکھا ہوا۔ تو لوگ روایتوں سے ڈھونڈتے رہتے ہیں کہ کس نے پہلی دفعہ یہاں سجدہ کیا۔ مگر آنحضرتؐ سے یہ ثابت ہے کہ سجدے کی آیت پڑھی گئی۔ آپؐ نے سجدہ نہیں کیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح سختی سے لوگ عمل کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ویسی سختی نہیں کی۔ روح سجدہ ریز ہونی چاہئے اصل بنیادی بات یہ ہے۔ اور جسم کا سجدہ ساتھ ہو جائے تو بہتر ہے لیکن اگر جگہ نہ ہو توفیق نہ ہو تو کوئی بھی حرج نہیں۔

سوال: قرآن مجید میں لکھا ہے جب میں بیمار ہوتا ہوں وہ مجھے شفا دیتا ہے۔ تاریخ سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خود مختلف طریقوں سے علاج کرتا ہے جس میں کوئی بداثرات نہیں ہوتے۔ بہت سے علاج انسان نے تجربہ سے بنائے ہیں ان میں سے بہت سے بداثرات ہیں ہمیں نہیں پتہ کہ کون سے علاج اللہ نے سکھائے ہیں اور کون سے انسانوں نے خود بنائے ہیں۔ انسان اپنے آپ کو ان سے کیسے بچائے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: اصل تو دعا ہی ہے۔ حضرت ابراہیم کی سنت آپ نے ابھی پڑھ کے بتائی ہے۔ وہ کہا کرتے تھے بیمار میں ہوتا ہوں اپنی غلطی سے، شفا اللہ کی طرف سے ملتی ہے۔ اصل شفا تو وہی ہے جو خدا عطا کرے مگر دنیا میں شفا کے لئے بہت سے علاج ہیں ان کو چھوڑنا نہیں چاہئے۔ علاج بھی ضروری ہیں کیونکہ وہ تو تکبر بن جائے گا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ضرور شفا دے اس لئے شفا خدا کی طرف سے ملتی ہے مگر کوشش کر کے جہاں تک توفیق ملے جس ذریعہ سے شفا مل سکتی ہے اسے حاصل کرنا چاہئے۔

اب میں ہومیو پیتھک علاج کرتا ہوں اور اکثر ہومیو پیتھک کا ہی مشورہ دیتا ہوں۔ لیکن جس کو ہومیو پیتھک سے فائدہ نہ ہو میں کہتا ہوں آپ بیشک ایلو پیتھک علاج کروائیں اور کسی علاج سے روکتا نہیں کیونکہ یہ بھی ایک تکبر ہے۔ سو عاجزی سے کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہومیو پیتھک سے علاج ہو تو میرے خیال میں بہتر ہے۔ لیکن جب ضرورت پڑے تو ایلو پیتھک علاج بھی کیا جا سکتا ہے، منع نہیں ہے۔ کوشش ضرور کرنی چاہئے کہ مریض اچھا ہو جائے۔

☆......☆......☆

سوال: سورۃ تحریم کی آیت نمبر ۹ کے ایک حصے کے بارہ میں ہے یعنی "اے ہمارے رب! ہمارا نور ہمارے فائدے کے لئے پورا کر دے۔ اور ہمیں معاف فرما تو ہر چیز پر قادر ہے"۔ یہاں اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا سے کیا مراد ہے؟

جواب: حضور نے فرمایا: ہر انسان کے اندر جو خدا تعالیٰ نے روشنی کی ہے جو ایک صلاحیت بخشی ہوئی ہے وہ روشنی تو آسمان سے اترتی ہے مگر دل میں تو ایک روشنی کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اگر وہ اجاگر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس کا نور بہت زیادہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ ارد گرد بھی پھیل جاتا ہے۔ قرآن کریم میں رسول اللہ ﷺ کے متعلق آتا ہے کہ آپ کا نور بھڑک اٹھنے کے لئے تیار تھا۔ اس پر اللہ کا نور نازل ہو گیا۔ اگر اللہ کی طرف سے نور نہ بھی نازل ہوتا تو آپ کی طبیعت میں بھی نور تھا۔ تو وہ نور ہے جو خدا کی طرف سے آتا ہے مگر بعض فطرتوں کے اندر بھی موجود ہوتا ہے۔ تو دعا ہے عاجزانہ کہ اے خدا ہمارے اندر جو تو نے نور رکھا ہے نور کی طاقت رکھی ہوئی ہے جتنی اس کی صلاحیت ہے اس کو اونچا کر دے تا کہ ہمارے نور سے ہم بھی فائدہ اٹھائیں اور باقی لوگ بھی فائدہ اٹھائیں۔

سوال: حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے یورپ میں پہلی احمدیہ مسجد کے قیام کے لئے انگلستان کا انتخاب کیا۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ تھی؟

جواب: حضور نے فرمایا: اس وقت تو کوئی خاص وجہ معلوم نہیں تھی مگر اب یہ معلوم ہو گئی ہے۔ اسی مسجد میں آ کے میں نے پناہ لی تھی اور اسی مسجد سے MTA ساری دنیا میں پھیلنا تھا۔ اور بہت سے اس مسجد کے فوائد ہیں جو اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح کے علم میں نہیں تھے، نہ ذہن میں تھے۔ اس وقت تو صرف عورتوں کے چندے سے ایک مسجد بنائی جا رہی تھی لیکن یہ باتیں سب اللہ کے علم میں تھیں۔ اور جس طرح اس نے یہ پوری کی ہیں یہ حیرت انگیز امر ہے۔ مسجد کی وجہ سے کتنے لوگوں کو پناہ ملی، کتنے لوگوں کی ہدایت کا سامان ہوا۔ یہ جو MTA ہر جگہ کام کر رہی ہے اور دنیا میں نور پھیلا رہی ہے یہ اسی مسجد کی برکت ہے۔

سوال: کیا اعتکاف دس دن سے کم بیٹھنے کی اجازت ہے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو عورت ایسی حالت میں ہو کہ اس کو پورے دس دن کی توفیق نہ ملے تو اس کو بیٹھنا ہی نہیں چاہئے۔ گھر میں تبرکاً بیٹھ جائیں۔ اصل اعتکاف تو مسجد میں ہوتا ہے۔

سوال: آپ نے رمضان المبارک کے درس میں ذکر کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ سے پہلے بارہ مجدد آئے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود یا کسی اور خلیفہ نے اس بارہ میں کوئی روشنی ڈالی ہے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: ساری بات جو ہے وہ بارہ کی تعیین پر ہے۔ یہ جو بارہ کے اوپر سب لوگوں کا اتفاق ہے یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ ان سے پوچھو کہ آگے مجدد بند کیوں ہو گئے۔ مجدد تو بند ہونے نہیں چاہئے تھے مہدی کے ظاہر ہونے پر۔ تو وہ اس کا کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ بعض لوگ مصنوعی طور پر مجدد بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ بعضوں نے لکھا ہے کہ فلاں مجدد تھا۔ مگر اس کو سارے فرقے رد کرتے ہیں کوئی بھی اس کو مانتا نہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود کو مجدد کہنے والے اب ساری دنیا میں پھیل گئے ہیں۔ کوئی فرقہ نہیں جس کی نمائندگی ان کو عطا نہ ہوئی ہو۔ تو مجدد بارہ ہی ہیں ان کے ناموں میں اختلاف ہے۔

اور یہ بھی ایک فرق یاد رکھنا چاہئے کہ مجدد مقامی ہوتا ہے۔ صرف حضرت مسیح موعود پہلے مجدد ہیں جو آفاقی ہیں، ساری دنیا میں۔ ورنہ مجدد تو کوئی افریقہ میں ہوا، کوئی تاشقند میں ہوا، کوئی نائجیریا میں اور مختلف ملکوں میں ہندوستان میں ہر جگہ مجدد اپنے اپنے دائروں میں پھیلے ہوئے تھے ان کا دائرہ ہمیشہ چھوٹا ہوتا تھا۔ اس وقت لوگوں نے بات مان لی اور ان کو مجدد سمجھ لیا۔ لیکن پہلا مجدد جو ساری دنیا کا مجدد ہے وہ حضرت مسیح موعود ہیں اسی لئے آپ کے حق میں چاند سورج کا گرہن ان تاریخوں میں ہوا جن تاریخوں میں رسول اللہ ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی۔

(بشکریہ: روزنامہ الفضل ربوہ۔ ۸/مئی ۲۰۰۰ء)

فرینکفرٹ کے نزدیک فریدبرگ میں سیکنڈ ہینڈ کاروں کی خرید و فروخت کا مرکز

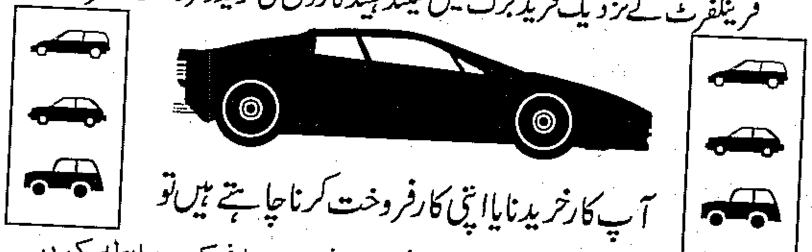

آپ کار خریدنا یا اپنی کار فروخت کرنا چاہتے ہیں تو
ہمارے ہاں تشریف لائیں یا بذریعہ فون یا فیکس رابطہ کریں
نقد ادائیگی کے ساتھ TÜV کے بغیر کاریں بھی خریدی جاتی ہیں
Malik Asif Mahmood
Saar Str. 25, Friedberg
Tel. Office: 0171-6214360, (Mobile)
Tel. Prv. 06031-7685 Fax : 06031-680352

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

دل کی بیماریوں سے بچیں
انٹرویو محترم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب

ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" جولائی ۱۹۹۹ء میں پاکستان کے معروف ماہر امراض قلب محترم ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب کا ایک انٹرویو شامل اشاعت ہے جسے ایک پینل نے قلمبند کیا ہے جس میں مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب، مکرم فخر الحق شمس صاحب اور مکرم انیس احمد ندیم صاحب شامل تھے۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے محترم ڈاکٹر صاحب کا نام مسعود الحسن رکھا تھا اور آپ کے دادا مکرم ڈاکٹر نورالحسن صاحب (جنہوں نے آپ کے خاندان میں سب سے پہلے احمدیت قبول کی تھی) کے نام کے حوالہ سے آپ کے نام میں نوری کا اضافہ کردیا گیا اور پھر حضرت چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے نام کی وجہ سے محمد کے نام کا بھی اضافہ ہوگیا۔ آپ کے والد مکرم میجر منظور الحسن صاحب نے اکنامکس اور انگریزی میں ایم۔اے کیا اور فوج کے مختلف تدریسی اداروں میں پڑھاتے رہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب کا تعلق بنیادی طور پر گجرات سے ہے۔ آپ کی اہلیہ محترم کرنل صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کی بیٹی اور حضرت مسیح موعودؑ کی پڑپوتی ہیں۔ آپ کی والدہ کا تعلق کابل سے ہے اس لئے آپ کی مادری زبان فارسی ہے۔ آپکے نانا بھی ڈاکٹر تھے اور امان اللہ امیر افغانستان (جن کے لئے حضرت مصلح موعودؓ نے کتاب "دعوۃ الامیر" تحریر فرمائی) کی والدہ کے ذاتی معالج تھے۔

محترم ڈاکٹر صاحب تین بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم ملٹری کالج سرائے عالمگیر سے حاصل کی اور میٹرک اور F.Sc میں ٹاپ کرنے کے بعد کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں داخلہ لے لیا۔ میڈیکل کے پانچویں سال اپنی زندگی وقف کردی۔ M.B.B.S میں ٹاپ کرنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی تحریک پر فوج میں شامل ہوگئے جہاں آپ کو میڈیسن میں سپیشلائزیشن کروائی گئی اور کالج آف فزیشن کراچی سے میڈیکل میں پاکستان کی اعلیٰ ترین ڈگری FCPS حاصل کی۔ پھر فوج کی طرف سے بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کے لئے بھجوائے گئے اور سینٹ تھامز ہاسپٹل لندن سے آٹھ دس مہینوں میں MRCP کرکے واپس چلے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے فرمانے پر ہی آپ نے کارڈیالوجی یعنی امراض قلب کی تعلیم حاصل کی۔ بعدازاں اس میدان میں آپ کو حضورؒ کے علاوہ جماعت کے بے شمار بزرگوں کے علاج کی توفیق ملی اور مل رہی ہے۔

۱۹۸۱ء کے بعد آپ نے دنیا کے مختلف ممالک میں بہت سے تحقیقی مقالے پڑھے۔ ۱۹۸۸ء میں امریکن کالج آف کارڈیالوجی نے آپ کو فیلوشپ دی۔ ۹۳ء میں رائل کالج آف فزیشنز ایڈنبرا نے اور ۹۴ء میں رائل کالج آف فزیشنز لندن نے بھی فیلوشپ دی۔ آپ آرمڈ فورسز انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی راولپنڈی کے بانی ممبران میں شمار ہوتے ہیں اور آج کل انسٹیٹیوٹ کے شعبہ کارڈیالوجی کے صدر ہیں۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے اپنے انٹرویو میں دل کی بیماریوں کے بارہ میں تفصیلی بات چیت کی۔ دل کی عام بیماریوں میں دل کی خون کی نالیوں میں رکاوٹ ہے جو آج کل موت کی تیسری بڑی وجہ ہے۔ پہلی دو وجوہات کینسر اور سڑکوں پر حادثات ہیں۔ اس کے علاوہ دل کی بیماری بلڈ پریشر سے بھی ہوتی ہے اور گٹھیا سے بھی دل کے والوز متاثر ہوتے ہیں۔ پھر دل کے پٹھوں کی کمزوری سے بھی دل کی بیماری ہو جاتی ہے جس کی ایک وجہ وائرل انفیکشن ہے۔

ایسی مائیں جو بے وجہ ادویات استعمال کرتی ہیں تو بچے کے دوسرے اعضاء کے علاوہ دل پر بھی اثر پڑتا ہے۔ ماں کی وائرل انفیکشن بھی بچے پر اثرانداز ہوتی ہے۔ ایک بڑی وجہ تابکاری بھی ہے۔ ایکس ریز کا بھی بچے پر اثر ہوتا ہے اور اسی طرح اگر ماں اعصابی کھچاؤ اور ذہنی دباؤ کا شکار ہو تو بھی بچے میں دل کی بیماری پیدا کرسکتی ہے۔

اگر خاندان میں کسی کو دل کی تکلیف ہوئی ہو تو خاندان کے دیگر افراد کو احتیاط کرنی چاہئے۔ خوراک میں گھی کا زیادہ اور سبزیوں کا کم استعمال بلڈ پریشر ہائی کرتا ہے جس سے دل پر اثر پڑتا ہے۔ شوگر کی بیماری بھی دل کی بیماری پیدا کرسکتی ہے۔ سگریٹ نوشی بہت خطرناک عادت ہے جس سے کئی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔

بچے کی پیدائش سے پہلے دل ٹیوب کی شکل میں ہوتا ہے اور پھر چار حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ ان حصوں کے درمیان والوز ہوتے ہیں۔ اگر اس تقسیم میں کوئی خرابی رہ جائے تو سوراخ بن جاتا ہے جس کی علامتوں میں سانس پھولنا، بچے کی نشوونما میں کمی، بار بار کھانسی، نزلہ اور بخار کی شکایت نیز دودھ صحیح طریقہ سے نہ پی سکنا شامل ہیں۔ یہ سوراخ پچاس فیصد بچوں میں گیارہ بارہ سال کی عمر تک بند ہو جاتا ہے۔ اگر سوراخ بہت بڑا ہو تو آپریشن سے بند کرنا پڑتا ہے۔

دل کی بیماریوں پر قابو پانے کے لئے متوازن غذا کا استعمال کریں، نماز فجر کے بعد ورزش اور تیز چلنے والی سیر سب سے زیادہ مفید ہے، نیز سگریٹ بالکل ترک کردیں۔ موٹاپا سے بچنا اور ذہنی دباؤ سے دور رہنا چاہئے۔ ٹی۔وی زیادہ دیکھنے سے بھی ذہنی دباؤ ہو جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ انسان کے جسم میں ایک لوتھڑا ہے اگر وہ ٹھیک رہے تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے اور اگر اس میں خرابی پیدا ہو تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے، یہ لوتھڑا دل ہے۔

اگر دل کا حملہ ہو جائے تو عموماً سرجری کی ضرورت پیش آتی ہے۔ تاہم بیلون انجیوپلاسٹی بھی ایک کامیاب طریق کار ہے جس سے خون کی شریان میں نوے فیصد رکاوٹ ختم ہو جاتی ہے۔ اس میں ران کے قریب خون کی بڑی شریان میں جاکر دل تک پہنچتے ہیں اور رکاوٹ والے حصہ میں پہنچ کر ایک غبارہ پھلایا جاتا ہے جو رکاوٹ کھول دیتا ہے۔ بعض اوقات ایک خاص قسم کی کوائل (Stent) ڈال دی جاتی ہے تاکہ اُس کے دوبارہ بند ہونے کا اندیشہ کم ہو جائے۔ اگر کسی شخص میں دل کی رفتار کم ہو جائے تو ایک مصنوعی آلہ "پیس میکر" (Pace Maker) لگایا جاتا ہے جو دراصل ماچس کی ڈبیا کے برابر ایک بیٹری ہوتی ہے اور اس کی عمر عموماً بارہ سال ہوتی ہے۔ جدید "پیس میکر" میں دل کی رفتار کو کنٹرول کرنے کا نظام بھی آگیا ہے۔

دل اور دماغ کا تعلق بہت گہرا ہے اور ایک کا اثر دوسرے پر ضرور ہوتا ہے۔

بہترین ورزش صبح فجر کے بعد خالی پیٹ سیر کی ہے جو پینتیس چالیس منٹ تیز چلتے ہوئے کی جائے۔ یہی عمل ہمیں آنحضور ﷺ کا چودہ سو سال پہلے دکھائی دیتا ہے۔ تیز چلنے کی ورزش دوڑنے سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہے۔

پھر قرآن کریم نے بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر سے دل تسکین پاتے ہیں۔ چنانچہ نماز ادا کرنے سے ثواب بھی ملتا ہے لیکن یہ انسانی دل کی صحت کیلئے بھی بہت ضروری ہیں اور اگر اسکے ساتھ تہجد کو بھی شامل کرلیا جائے تو پھر یہ سونے پر سہاگہ ہوگا۔ اور مَیں نے اپنے ذاتی تجربات اور ہزاروں لاکھوں مریضوں پر تحقیق کرنے کے بعد تہجد کو دل کی بیماریوں سے بچنے کا ایک عمدہ نسخہ پایا ہے۔

❁ ❁ ❁

شہد

جماعت احمدیہ سویڈن کے ماہنامہ "ربوہ" جولائی ۹۹ء میں شہد کے بارہ میں ایک مضمون مکرمہ سمیعہ چوہان صاحبہ کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔ اس بارہ میں قبل ازیں ایک مضمون ۱۰؍جولائی ۹۸ء کے شمارہ کے اسی کالم میں بھی شائع ہوچکا ہے۔

بیماری سے اٹھنے کے بعد شہد کا استعمال کیا جائے تو حیرت ناک سرعت سے صحت بحال ہوتی ہے۔ اس میں چھ قسم کے جراثیم کش اجزاء پائے جاتے ہیں۔ چونکہ جراثیم عفونت والی رطوبت میں پھلتے پھولتے ہیں اور شہد میں رطوبت جذب کرنے کی خصوصیت ہے اس لئے یہ معدہ اور آنتوں کے زخم جلد مندمل کرتا ہے۔ کئی معالجین کا تجربہ ہے کہ شہد کے استعمال کے بعد عمل جراحی کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ شہد خون کو صاف کرتا ہے اور خون کے سرخ ذرات پیدا کرنے میں جگر اور تلی کی معاونت کرتا ہے نیز خون میں انجماد کی خاصیت پیدا کرتا ہے۔ اس کی ایک خاصیت یہ ہے کہ نہ خود سڑتا ہے اور نہ اپنے اندر محفوظ کی جانے والی چیزوں کو سڑنے دیتا ہے۔ ہاضم اور معمولی قبض کشا ہے اور عمدہ ملطف بھی ہے، چنانچہ کھانسی کی دواؤں میں ایک نمایاں جزو کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

شہد جسم سے فاسد مادوں کو خارج کرتا ہے اور اسی لئے موٹاپا دور کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے مسلسل استعمال سے پیٹ کے پردوں کی چربی آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہے۔

زخموں اور پھوڑے پھنسیوں پر شہد کو گلیسرین میں ملا کر لگایا جاتا ہے۔ نیز جلی ہوئی جلد پر اگر شہد لگا دیا جائے تو آبلہ نہیں پڑتا اور جلد سکون آجاتا ہے۔ اس کا مستقل استعمال اعصابی کھچاؤ کو کم کرکے پرسکون نیند مہیا کرتا ہے۔ اگر رات کو نیند نہ آئے تو ایک گلاس نیم گرم دودھ میں تھوڑا سا شہد ملا کر پینے سے جلد ہی پُرسکون نیند حاصل ہو سکتی ہے۔

شہد کی مکھیوں کا چھتہ بھی اہم چیز ہے اور اس کا چبانا بعض خاص الرجیوں (مثلاً Hay Fever) میں مفید ہے۔ چھتہ کا موم اعصابی درد کو دور کرتا ہے۔ ناک بند ہونے کی صورت میں اس کا ٹکڑا چبانے سے ناک فوراً کھل جاتی ہے۔

❁ ❁ ❁

ماہنامہ "احمدیہ گزٹ" کینیڈا اگست/ستمبر ۹۹ء میں شامل اشاعت مکرم چودھری محمد علی مضطر صاحب کی ایک نظم سے چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں:

یہ کرم ہوگیا یا ستم ہوگیا
دفعتاً ہوگیا ایک دم ہوگیا
بار کچھ تو امانت کا ہلکا ہوا
ہاتھ کاٹے گئے سر قلم ہوگیا
یہ بھی اچھا ہوا منصفو! ثالثو!!
شور تو خونِ ناحق سے کم ہوگیا
پھر لہو رنگ ہے سر زمینِ وفا
پھر یہ خطہ بھی رشکِ ارم ہوگیا

❁ ❁ ❁

ہمیں موصول ہونے والے دیگر رسالوں میں ہفت روزہ بدر کے علاوہ جماعت احمدیہ جنوبی افریقہ کا ماہنامہ "العصر" جولائی و اگست ۹۹ء، ماہنامہ "خالد" ربوہ جولائی ۹۹ء، ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ جولائی ۹۹ء اور ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" ربوہ اگست ۹۹ء شامل ہیں۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

03/07/2000 – 09/07/2000

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 3rd July 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Class No.77, Final Pt With Hadhrat Khalifatul Masih IV ®
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.369®
02.15 Highlights of Annual Ijtema Ansarullah Presentation of MTA U.S.A. ®
03.00 Urdu Class: Lesson No.342® Rec: 31.01.98
04.25 Learning Chinese: Lesson No.173 ®
04.55 Huzoor's Q/A Session With Khuddam ® (U.K.) Rec:21.05.00
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Kudak No.32
07.05 Dars ul Quran No. 13 Rec:05.02.96
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.369
09.45 Urdu Class: Lesson No.342 Rec.31.01.97 ®
10.55 Indonesian Service: Friday Sermon with Indonesian Translation
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Norwegian: Lesson No.71
13.05 *Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat: Rec:27.03.00*
14.05 Bengali Service: Various Items
15.05 Homeopathy Class: Lesson No.134
16.15 Children's Corner: Lesson No.78, Part I With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.55 German Service: Various Programmes
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.25 Urdu Class: Lesson No. 343 Rec:04.02.98
19.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.370
20.35 Turkish Programme: Various Items
20.55 Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat: Rec.27.03.00 ®
22.00 Islamic Teachings: Prog.No.6/Final Part
22.20 Homeopathy Class: Lesson No.134®
23.30 Learning Norwegian: Lesson No.71 ®

Tuesday 4th July 2000

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Corner: Lesson No.78, Part 2®
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.370
02.15 MTA Sports: Badminton Final Produced by MTA Pakistan
02.40 Documentary: Muree
03.05 Urdu Class: Lesson No.343 ®
04.25 Learning Norwegian: Lesson No.71 ®
04.55 *Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat: Rec.27.03.00®*
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Class: Lesson No.78, Part 2 ®
07.15 Pushto Programme: F/S Rec.11.06.99 With Pushto Translation
08.05 Islamic Teachings: Programme No.6 ®
08.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.370®
09.50 Urdu Class: Lesson No.43 ®
10.55 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.40 Le Francais C'est Facile: Lesson No.12
13.05 *Bengali Mulaqat: Rec:21.03.00*
14.00 Bengali Service: Various Items
15.05 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.106
16.05 Le Francais C'est Facile: Lesson No.12 ®
16.35 Children's Corner: Yassernal Quran Class, Lesson No.50
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Darsul Hadith
18.25 Urdu Class: Lesson No.334 Rec:06.02.98
19.40 Liqa Ma'al Arab: Session No 371
20.40 MTA Norway: 'Jesus in India' – Part 3
21.10 *Bengali Mulaqat: Rec:31.03.00 ®*
22.05 Hamari Kaenat : Part 51 Produced by MTA Pakistan
22.30 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.106 ®
23.30 Le Francais C'est Facile: Lesson No.12 ®

Wednesday 5th July 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Yassernal Quran ®
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.371 ®
02.05 *Bengali Mulaqat: Rec.21.03.00*
03.05 Urdu Class: Lesson No.344 ®
04.30 Le Francais C'est Facile: Lesson No.12 ®
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.106 ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Yassernal Quran ®
07.00 Swahili Programme:Seerat un Nabi (saw) Host: Maulana Abdul Basit Shahid Sahib
08.05 Hamari Kaenat: No.51 ®
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.371 ®
09.55 Urdu Class: Lesson No.344 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.35 Urdu Asbaaq Lesson No.05
13.05 *Atfal Mulaqa: Rec: 22.03.00*
14.05 Bengali Service: Various Items
15.10 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.107
16.15 Urdu Asbaaq: Lesson No.05 ®
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, A Page From The History Of Ahmadiyyat
18.25 Urdu Class: Lesson No.345
19.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.372
20.30 French Programme: Problems Des Temps Modernes: Production MTA France.
21.05 *Atfal Mulaqat: Rec.22.03.00®*
22.05 Lajna Magazine: Perahan
22.20 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.107 ®
23.25 Urdu Asbaaq: Lesson No.05 ®

Thursday 6th July 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Guldasta ®
01.00 Liqaa Ma'al Arab: Session No.372 ®
02.05 *Atfal Mulaqat: Rec.22.03.00 ®*
03.10 Urdu Class: Lesson No.345 ®
04.20 Urdu Asbaq: Lesson No.05 ®
04.50 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.107 ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Guldasta ®
07.05 Sindhi Programme: F/S Rec.08.01.99
08.10 Urdu Adaab Ka Ahmadiyya Dabastan
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.372
09.55 Urdu Class: Lesson No.345 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Arabic: Lesson No.50 ®
12.55 *Liqaa Ma'al Arab: Rec.23.03.00*
13.55 Bengali Service: F/Sermon Rec: 11.03.94 With Bangali Translation
15.00 Homeopathy Class: Lesson No.135
16.05 Children's Corner: Yassernal Quran Class, Lesson No.51, Produced by MTA Pakistan
16.25 Children's Corner: Prog. Waqf-e-nau
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars-e- Malfoozat
18.30 Urdu Class: Lesson No.346 Rec:11.02.98
19.35 *Liqaa Ma'al Arab: Rec.23.03.00 ®*
20.40 MTA Lifestyle: Al Maidah Presentation of MTA Pakistan
21.00 Tabarukaat: Speech by Maulana Abul-Ata Jalandhari Sahib. J/S 1966
22.00 Quiz History Of Ahmadiyyat No.46 Host: Abdul Sami Khan Sahib
22.35 Homeopathy Class: Lesson No.135 ®
23.40 Learning Arabic: Lesson No.50 ®

Friday 7th July 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Yassernal Quran ®
01.00 *Liqaa Ma'al Arab: Rec.23.03.00 ®*
02.05 Tabarukaat: Speech Jalsa Salana 1966 ®
03.00 Urdu Class: Lesson No.346 ®
04.05 MTA Lifestyle: Al Maidah ®
04.30 Learning Arabic: Lesson No.56 ®
04.45 Homeopathy Class: Lesson No.135 ®
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.50 Children's Corner: Yassernal Quran ®
07.15 Quiz; History of Ahmadiyyat No.46 ®
07.50 Saraiky Programme: F/S Rec.08.10.99 With Siraiky Translation
08.40 Liqa Ma'al Arab: Rec.23.03.00 ®
09.50 Urdu Class: Lesson No.346 ®
10.55 Indonesian Service: Tilawat, Malfoozat,....
11.30 Bengali Service: Various items
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.55 Nazm, Darood Shareef
13.00 Friday Sermon
14.00 Documentary: '2nd All Pakistan Industrial Exhibition' 1st Part of Part two
14.25 *Majlis -e –Irfan : Rec.04.06.00, Belgium With Hadhrat Khalifatul Masih IV*
15.30 Friday Sermon: ®
16.30 Children's Corner: Class No.23, Part 2 Produced by MTA Canada
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Urdu Class: Lesson No.347 Rec: 13.02.97
19.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.374 Rec: 03.03.98 – With Imam Sahib
20.45 MTA Belgium: Children's Class, No.40 Host: Naseer Ahmed Shahid Sahib
21.20 Documentary: Trip to '2nd All Pakistan Industrial Exhibition' 1st Part of Part two
21.40 Friday Sermon : ®
22.50 *Majlis -e –Irfan : Rec.04.06.00, Belgium ®*

Saturday 8th July 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Class No.23, Part 2 ® Produced by MTA Canada Hosted by Naseem Mehdi Sahib
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.374 ®
02.15 Friday Sermon: ®
03.20 Urdu Class: Lesson No.347 :Rec.13.02.98®
04.25 Computers for Everyone: Part 56
05.00 *Majlis -e –Irfan : Rec.04.06.00, Belgium ®*
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Corner: Class No.23, Part 2 ® Produced by MTA Canada
07.20 MTA Mauritius: Various Progs.
08.05 Documentary: 2nd All Pakistan Industrial Exhibition. 1st Part of Part two
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.374 ®
09.50 Urdu Class: Lesson No.347 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Danish: Lesson No.34
12.55 *German Mulaqat: Rec:25.03.00*
13.50 Bengali Service: Various Items
14.50 Quiz: Khutabat-e-Imam From 2nd July 1999 Khutbah
15.20 MTA Variety: Entertainment Programme Produced by MTA Pakistan
15.50 Children's Class: With Huzoor Rec:29.04.00
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.20 Urdu Class: Lesson No.349 Rec:17/02/98
19.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.375
20.55 Arabic Programme: Various Items
21.25 Children's Class Rec:29/04/00 ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.30 MTA Variety: Entertainment Programme®
23.00 *German Mulaqat: Rec.25.03.00 ®*

Sunday 9th July 2000

00.05 Tilawat, News
00.50 Quiz Khutabat e Imam
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.375 ®
02.10 Canadian Horizons: Children's Class 44
03.10 Urdu Class: Lesson No.349 ®
04.40 Learning Danish: Lesson No.34 ®
04.55 Children's Class: With Hazoor Rec.29.04.00 ®
06.05 Tilawat, News, Preview
07.05 Quiz Khutbat-e-Imam
07.25 *German Mulaqat: Rec.25.03.00®*
08.20 MTA Variety:Entertainment programme
08.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.375 ®
09.45 Urdu Class: Lesson No.349 ®
11.00 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Chinese: Lesson No.174 With Usman Chou Sahib
13.10 Mulaqat: Young Lajna: Rec.26.03.00
14.10 Bengali Service: Various Programmes
15.15 Friday Sermon: Rec.07.07.00
16.30 Childrens' Class: No.78, Final Part
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.15 Urdu Class: Lesson No.351
19.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.376
20.50 Interview: With Mujeeb-ur-Rehman Sb. Host: Hafiz Muzaffar Ahmad Sb & Syed Bashir Ahmad Ayaz Sb.
21.20 Dars ul Quran: Lesson No.14
22.50 Mulaqat: Young Lajna ® Rec:26.03.00, in London

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 7 | Friday, June 30, 2000 | Issue No. 26

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاهد۔ مؤرخ احمدیت

مجلسِ اَحرار
خونِ مسلم کے خونیں منظر کی تماشائی

پروفیسر ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار کے قلم سے:

"مسجد شہید گنج کے موقع پر صرف مسلمانوں کا خون پانی کی طرح لاہور کی سڑکوں پر بہہ رہا تھا۔ اس المیہ کا افسوسناک پہلو یہ تھا کہ مسجد کی حرمت پر پروانہ وار نثار ہونے والوں کی قیادت کے لئے مسلمانوں کی کوئی جماعت سامنے نہیں آ رہی تھی اور یہ جماعت صرف مجلس احرار اسلام ہی ہو سکتی تھی جو...... اب اس خونیں منظر کی تماشائی بنی ہوئی تھی۔ کیونکہ اس کی نظر اپنی انتخابی مہم پر تھی جس کی کامیابی پر اسے وزارت کی سنہری مسند پر بیٹھنا تھا۔ یہی وہ نازک مرحلہ تھا جس کی لغزش مجلس احرار کو ہمیشہ کے لئے لے ڈوبی اور جماعت احرار کے شعلہ بیان اور سحر طراز خطیب اپنی ساری رعنائیوں اور سحر بیانیوں کے باوجود مسلم عوام کے اعتماد کو کھو بیٹھے .... نتیجہ یہ نکلا کہ وہ پنجاب کے مسلم عوام کی نظروں میں گر گئے اور انتخابی مہم میں بھی ناکام ہو گئے، بعدازاں منفی سیاست مجلس احرار کا مسلک بن گئی"۔

(جدوجہدآزادی میں پنجاب کا کردار صفحہ ۳۰۶،۳۰۵ ناشر ادارہ تحقیقات پاکستان۔ دانشگاہ پنجاب لاہور۔ طبع اول جون ۱۹۹۲ء)

☆......☆......☆

کانگرس کی خوشنودی کے لئے قائداعظم اور تحریک پاکستان کو گالیاں

پروفیسر صاحب موصوف آگے چل کر تحریر فرماتے ہیں:

"من حیث الجماعت مجلس احرار مسلم لیگ کی مخالفت میں پیش پیش رہی اور کانگرس کے مقاصد کی ترجمانی کرتی رہی......... احراری رہنماؤں نے مسلم عوام کے جذبات سے کھیلنے کے لئے آخر میں پاکستان کے مقابلے میں حکومت الٰہیہ کا نعرہ بھی لگایا مگر اس نعرے کو کوئی پذیرائی نہ ہوئی کیونکہ اکثر لوگ اپنے سیدھے سادے ذہن کے ساتھ پوچھتے تھے حکومت الٰہیہ؟ مگر کہاں؟ زمین پر یا آسمان پر۔ بہرکیف بعض دریدہ دہن رہنماؤں نے کانگرس کی خوشنودی کی خاطر مسلم لیگ، قائداعظم اور تحریک پاکستان کے بارے میں ناشائستہ زبان استعمال کرنے میں ریکارڈ قائم کر دیا"۔ (ایضاً صفحہ ۴۵۰)

☆......☆......☆

گاندھی جی کی شان میں ظفر علی خان کا قصیدہ

۱۹۲۰ء میں تحریک ترک موالات کے دوران ظفر علی خان، مدیر "زمیندار" نے گاندھی جی کی شان میں ایک قصیدہ "تخلیق" کیا جس کے چند اشعار ملاحظہ ہوں ؎

گاندھی نے آج جنگ کا اعلان کر دیا
باطل سے حق کو دست و گریبان کر دیا
سر رکھ دیا رضائے خدا کی حریم پر
خنجر کو پھر حوالۂ شیطان کر دیا
دے کر وطن کو ترک موالات کا سبق
ملّت کی مشکلات کو آسان کردیا
تن من کیا نثار خلافت کے نام پر
سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کر دیا
پروردگار نے کہ ہے وہ منزلت شناس
گاندھی کو بھی یہ مرتبہ پہچان کر دیا

(ایضاً صفحہ ۲۲۴،۲۲۵)

تکریمِ اولاد کا اُسوہ حسنہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا:

"حضرت نبی کریم ﷺ کی زندگی میں ہمیں یہی اسوہ نظر آتا ہے۔ آپ کی بچی آتی تھی آپ اسے کھڑے ہو کر ملتے تھے۔ اتنا بلند مقام رکھنے والا وجود بچے کے سامنے کیوں کھڑا ہوتا تھا؟ آپ اس لئے کھڑے نہیں ہوتے تھے کہ بچے کو کوئی رفعت حاصل تھی بلکہ آپ اس لئے کھڑے ہوتے تھے کہ بچے کو اس رفعت تک پہنچانا مقصود تھا جو اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے لئے مقدر کی ہے"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۰ء)

چک بہوڑو نمبر ۱۸ ضلع شیخوپورہ (پاکستان) میں

ایک احمدی مسلمان کو شہید کر دیا گیا

(پریس ڈیسک): پاکستان سے آمدہ اطلاعات کے مطابق مورخہ ۸؍جون ۲۰۰۰ء کو چک بہوڑو ضلع شیخوپورہ کے ایک احمدی مسلمان عبداللطیف صاحب کو گولی مار کر شہید کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون.

تفصیلات کے مطابق چک بہوڑو میں ایک عرصہ سے احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان کشیدگی چلی آ رہی تھی۔ ملاں جماعت کے خلاف شرارت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے اور احمدیوں کو جھوٹے مقدمات میں ملوث کرتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ تھانے میں جا کر یہ بیان دیا کہ ہم سڑک کے کنارے بیٹھے تھے کہ احمدیوں نے کار ہم پر چڑھا کر ہمیں ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس پر چار احمدیوں کے خلاف مقدمہ کا اندراج ہو گیا۔

ایک دفعہ انہیں شرارت سوجھی اور انہوں نے رات کے وقت کاغذوں پر بسم اللہ لکھ کر گاؤں کی گلیوں میں پرزے پھینک دئے اور صبح مساجد میں لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ اعلان شروع کر دئے کہ احمدی بسم اللہ اور قرآن مجید کی توہین کر رہے ہیں لوگوں کو اگر یہ کاغذ ملیں تو مسجد میں لے آئیں۔ اس موقع پر پولیس آئی اور تحقیق کی۔ گاؤں کے غیر احمدی شرفاء نے بیان دیا کہ احمدی ایسا کام نہیں کر سکتے۔ اس طرح مولویوں کا یہ حربہ بھی ناکام ہوا۔

فضا کو مزید مکدر کرنے کے لئے مولوی اللہ یار ارشد، مولوی اکرم طوفانی اور مولوی عبداللطیف شاہ کوٹی نے اس گاؤں میں آ کر مورخہ ۲۹؍مئی ۲۰۰۰ء کو ایک جلسہ کیا جس میں گاؤں والوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف جہاد کے لئے بھڑکایا۔

واقعات کے مطابق مورخہ ۸؍جون ۲۰۰۰ء کو نماز عصر کے قریب گلی میں چند نوجوانوں کا جھگڑا ہو گیا اور انہوں نے ایک احمدی نوجوان کو پکڑ کر زدوکوب کرنا شروع کر دیا۔ اس کی ماں کو جب پتہ چلا تو وہ اپنے بچے کو چھڑانے کے لئے موقع پر پہنچی۔ ایک مخالف نوجوان نے اس پر بھی ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی مگر ایک اور احمدی لڑکے نے اسے ایسا کرنے سے باز رکھا۔

یہ واقعہ چونکہ جماعت احمدیہ کی مسجد کے قریب ہو رہا تھا مسجد سے چند احمدی معاملہ رفع دفع کرانے کے لئے پہنچے جن میں محمد امین صاحب اور عبداللطیف صاحب بھی تھے۔ ان کے پہنچتے ہی لڑائی میں بجائے کمی آنے کے اور شدت آ گئی اور مخالف فریق نے احمدیوں پر فائرنگ شروع کر دی۔ محمد امین صاحب تو بھاگ کر اپنی جان بچانے میں کامیاب ہو گئے مگر عبداللطیف صاحب کو یکے بعد دیگرے دو فائر لگے جس سے وہ موقع پر ہی شہید ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون.

فائرنگ اتنی شدید تھی کہ مرحوم کی نعش اٹھانا مشکل ہو گیا۔ کافی دیر کے بعد جب فائرنگ میں کمی ہوئی تو احمدی مستورات نے ہمت کی اور جا کر نعش کو اٹھایا۔

مخالفین کی فائرنگ سے تین اور احمدی نوجوان خالد، مقصود اور مبارک احمد ٹانگوں پر گولیاں لگنے کی وجہ سے زخمی ہوئے۔ اور ایک اور احمدی زمیندار قمرالدین جو اپنے ڈیرے سے واپس آ رہے تھے مخالفین کے ہتھے چڑ گئے جنہوں نے انہیں بندوق کے بٹ مار مار کر شدید زخمی کر دیا۔

احباب کرام سے اپنے ان مظلوم احمدی بھائیوں کے لئے درد بھری دعاؤں کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پاکستان میں بسنے والے تمام احمدیوں کو محفوظ رکھے اور دشمن کے ہر طرح کے شر سے محفوظ رکھے۔

نوع انسان کی سچی خدمت اور ہمدردی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا:

"اگر آپ نے دنیا کو آج جیتنا ہے (اور اسی کام کے لئے آپ پیدا کئے گئے ہیں) تو آپ دنیا کے سچے خادم اور انسانیت کی سچی خدمت کرنے والی جماعت بن جائیں۔ پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے جلوے انقلابی شکل میں پہلے سے بھی زیادہ نمایاں ہو کر آپ کی زندگیوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچا احمدی بننے کی توفیق عطا کرے"۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۰ء)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔